سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2015

منگل،24۔فروری 2015

(یوم الثلاثہ،4۔جمادی الاوّل 1436ھ)

سولہویں اسمبلی: بارہواں اجلاس

جلد 12: شمارہ 9

795

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 24۔فروری 2015

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قرار دادیں)

1۔ چودھری عامر سلطان چیمہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ نجی سکولوں کے مالکان اور پرنسپل صاحبان کو سکیورٹی کی مد میں سکول کی فیسوں میں اضافے سے روکا جائے اور خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف قانون کے مطابق سخت کارروائی عمل میں لائی جائے۔

2۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر: اس ایوان کی رائے ہے کہ کچی آبادیوں میں واقع پانچ مرلہ تک کے گھروں کو پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

3۔ ڈاکٹر عالیہ آفتاب: اس ایوان کی رائے ہے کہ چھ ماہ کی حاملہ خواتین کے لئے بلڈ ٹیسٹ کو لازمی قرار دیا جائے۔

4۔ سردار وقاص حسن موکل: اس ایوان کی رائے ہے کہ پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں عالمی اور قومی سطح پر ہونے والی کمی کے ثمرات عوام تک پہنچانے کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں اور اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں فوری طور پر کمی کی جائے۔

5۔ محترمہ کرن عمران: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام انڈسٹریل زونز میں خواتین ورکرز کے حقوق کے تحفظ کے لئے خاتون لیبر انسپکٹرز تعینات کی جائیں۔

797

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا بارھواں اجلاس

منگل،24۔فروری 2015

(یوم الثلاثہ،4۔جمادی الاوّل 1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 55 منٹ پر زیر صدارت

جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

قَدْ أَفْلَحَ مَن زَكَّاهَا ﴿٩﴾ وَقَدْ خَابَ مَن دَسَّاهَا ﴿١٠﴾
كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا ﴿١١﴾ إِذِ انبَعَثَ أَشْقَاهَا ﴿١٢﴾ فَقَالَ لَهُمْ
رَسُولُ اللَّهِ نَاقَةَ اللَّهِ وَسُقْيَاهَا ﴿١٣﴾ فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا
فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُم بِذَنبِهِمْ فَسَوَّاهَا ﴿١٤﴾ وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا ﴿١٥﴾

سورة الشّمس آیات 9 تا 15

کہ جس نے (اپنے) نفس (یعنی روح) کو پاک رکھا وہ مراد کو پہنچا(9) اور جس نے اسے خاک میں ملایا وہ خسارے میں رہا(10) (قوم) ثمود نے اپنی سرکشی کے سبب (پیغمبر کو) جھٹلایا(11) جب ان میں سے ایک نہایت بدبخت اٹھا(12) تو اللہ کے پیغمبر (صالح) نے ان سے کہا کہ اللہ کی اونٹنی اور اس کے پانی پینے کی باری سے حذر کرو(13) مگر انہوں نے پیغمبر کو جھٹلایا اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں تو اللہ نے ان کے گناہ کے سبب ان پر عذاب نازل کیا اور سب کو (ہلاک کرکے) برابر کر دیا(14) اور اس کو ان کے بدلہ لینے کا کچھ بھی ڈر نہیں(15)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

حضور میری تو ساری بہار آپ سے ہے
میں بے قرار تھا میرا قرار آپ سے ہے
میری تو ہستی ہی کیا ہے میرے غریب نواز
جو مل رہا ہے مجھے سارا پیار آپ سے ہے
محبتوں کا صلہ ایسے کون دیتا ہے
سنہری جالیوں میں یارِ غار آپ سے ہے
کہاں وہ ارضِ مدینہ کہاں میری ہستی
یہ حاضری کا سبب بار بار آپ سے ہے

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال نمبر 497 ڈاکٹر مراد راس صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 498 بھی ڈاکٹر مراد راس صاحب کا ہے۔۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 878 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 879 بھی محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1350 شیخ علاؤالدین صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1757 بھی شیخ علاؤالدین صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1780 جناب احمد خان بھچر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1819 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 677 جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 727 ملک تیمور مسعود صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1015 جناب ظہیر الدین خان علیزئی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1603 ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1609 بھی ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1782 جناب احمد خان بھچر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1854 میاں محمد اسلم اقبال صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1857 بھی میاں محمد اسلم اقبال صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1915 جناب محمد

عارف عباسی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1932جناب جاوید اختر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کو بھیpending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر684 شیخ علاؤالدین صاحب کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کوdispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر882 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کو بھیpending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1134 محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کوdispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1139ڈاکٹر مراد راس صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1237 محترمہ فائزہ احمد ملک صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کوdispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1313 ڈاکٹر مراد راس صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1327 محترمہ راحیلہ انور صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کو بھیpending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر1546 محترمہ لبنیٰ ریحان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کوdispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1659 محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھیdispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر1670ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر1683بھی ڈاکٹر نوشین حامد صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذااس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 1784 جناب احمد خان بھچر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھیpending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر1862 میاں محمد اسلم اقبال صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری صاحب کا ہے۔چودھری صاحب! سوال نمبر بولئے گا۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 1881 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

واسا گوجرانوالہ کے پاس موجود مشینری کی تفصیلات

*1881: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) واسا گوجرانوالہ کے پاس اس وقت کون کون سی مشینری ہے، اس میں جو مشینری درست حالت میں ہے اور جو درست حالت میں نہ ہے اس کی الگ الگ تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ب) واسا گوجرانوالہ نے مشینری کی خرید آخری دفعہ کب کی، جو مشینری خرید کی گئی اس کی مکمل تفصیل فراہم کریں اور خرید کی invoice بھی ایوان میں پیش کی جائے؟

(ج) واسا گوجرانوالہ کے پاس اس وقت Jetting Machines "Sucker Machines اور Excavator اور Self Propelled Pump کتنی تعداد میں موجود ہیں۔ کیا حکومت ان کی تعداد کو مزید بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف،ب،ج) واسا گوجرانوالہ کے پاس درج ذیل مشینری ہے۔

1۔مزداٹرک	3عدد	Suction Machines۔2	7عدد
jetting Machines ۔3	5عدد	4۔پیٹرانجن	20عدد
Excavator Machines۔5	2عدد	واٹر ٹینکر	3عدد
Self Propelled Machines۔7	1عدو	جنریٹرز	7عدد

درج بالا تمام مشینری چالو حالت میں ہے۔

Suction Machines۔1	5عدد	jetting Machines۔2	5عدد
Excavator Machines۔3	2عدد	Self Propelled Machines۔4	1عدد

Invoices کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

Suction Machines۔1	7عدد	jetting Machines۔2	5عدد
Excavator Machines۔3	2عدد	Self Propelled Machines۔4	1عدد

واسا گوجرانوالہ مشینری کی تعداد میں اضافہ کا ارادہ رکھتا ہے اس سلسلہ میں واسا نے حال ہی میں حکومت پنجاب کی وساطت سے جاپان انٹرنیشنل کارپوریشن ایجنسی JICA سے بنیادی سروے مکمل کروایا ہے جس کے مطابق JICA واسا گوجرانوالہ کو Jetting Sucker Machines مہیا کرے گا جو کہ آئندہ مالی سال 15-2014 میں متوقع ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چوہدری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال کے جز (ج) میں پوچھا گیا تھا کہ واسا گوجرانوالہ کے پاس اس وقت Sucker Machines, Jetting Machines, Excavator اور self propelled pump کتنی تعداد میں موجود ہیں اور کیا حکومت ان کی تعداد کو مزید بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے اس معزز ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟ اس کے جواب میں یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ ایک تو مشینری کی مزید ضرورت ہے اور انہوں نے یہاں پر اس چیز کا اعتراف کیا ہے۔ دوسرا انہوں نے کہا ہے کہ جاپان کی کمپنی JICA کے ساتھ ایک معاہدہ کیا گیا ہے تو میری گزارش یہ ہے کہ یہ معاہدہ کن بنیادوں اور شرائط پر کیا گیا ہے؟ چلیں! JICA تو مشینری فراہم کرے گی لیکن کیا حکومت اپنے وسائل سے بھی کوئی مشینری خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! JICA کی فیصل آباد میں واسا کے ساتھ بہت بڑی contribution ہے اور آج سے تین چار مہینے پہلے باقاعدہ handing and taking over ہوئی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ واسا گوجرانوالہ کے پاس کمی ہے اور اسی کمی کو پورا کرنے کے لئے جیسے JICA کے ساتھ واسا فیصل آباد کا پراجیکٹ کامیاب ہوا ہے تو JICA کو اس طرف بھی لایا گیا ہے کہ آپ واسا گوجرانوالہ میں بھی اپنا تھوڑا سا input دیں۔ یہ سب کچھ agreement میں طے پا گیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ امید کرتے ہیں کہ 16-2015 کے next financial year کے اوائل تک مزید مشینری کا اضافہ ہو جائے گا اگر اس کے بعد بھی مزید کچھ ضرورت ہوئی تو حکومت اپنے source سے بھی اس کو پورا کرنے کی کوشش کرے گی۔

چوہدری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ میں نے پوچھا تھا کہ کیا حکومت اپنے وسائل سے بھی کوئی مشینری خرید کر۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، انہوں نے جواب دیا ہے شاید آپ نے سنا نہیں ہے۔ منسٹر صاحب! آپ دوبارہ repeat کر دیں۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ JICA ایک بڑی فنڈنگ اس میں کرنے جا رہا ہے اگر اس فنڈنگ کے بعد بھی کوئی ضروریات رہ گئیں اور جن کو پورا کرنے کے لئے حکومت کو اس میں اپنے وسائل بروئے کار لانے پڑے تو انشاءاللہ تعالیٰ وسائل مہیا کئے جائیں گے اور واسا گوجرانوالہ کی ضروریات کو مزید پورا کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں نے یہ بھی گزارش کی تھی کہ اگر JICA اتنا کچھ کرنے جا رہی ہے اور وہ ہمیں کچھ نہ کچھ دے رہی ہے تو اس کے بدلے میں ہم سے کیا لیں گے، وہ کون سی شرائط ہیں، وہ کون سی بنیادیں ہیں جن پر وہ ہمیں اتنی ساری سہولیات دے رہے ہیں، آخر ان کے بھی تو کچھ مفادات وابستہ ہوں گے، یہ بات clear کر دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! ان کو تھوڑا سا clear کر دیں۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! ان کے کوئی مفادات نہیں ہیں۔ جاپان ہمارے اور بھی بہت سارے پراجیکٹس میں فنڈنگ کر رہا ہے، یہ ایک assistance کا پروگرام ہے اور اس میں ان کا ذاتی objective کوئی نہیں ہے بلکہ یہ ہمارے سسٹم کو بہتر کرنے کے لئے ہے۔ اگر آپ فیصل آباد میں جا کر دیکھیں تو انہوں نے بہت بڑی contribution کی ہے اور اس میں ان کا ذاتی interest کوئی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 1896 محترمہ حنا پرویز بٹ صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1929 جناب احمد خان بھچر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1963 سردار وقاص حسن موکل صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1964 شیخ علاؤالدین صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1997 جناب احمد شاہ کھگہ صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2000 جناب جمیل حسن خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2005 جناب محمد نعیم انور صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال

نمبر 2006 بھی جناب محمد نعیم انور صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ فوزیہ ایوب قریشی صاحبہ کی طرف سے ہے۔ محترمہ! اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2023 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: واٹر سپلائی اور سیوریج کے منصوبہ جات کی منظوری و دیگر تفصیلات

*2023: **محترمہ فوزیہ ایوب قریشی:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔271 میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے کتنے منصوبہ جات کی منظوری دی، سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) یہ منصوبہ جات کب شروع کئے گئے اور ان کی مدت تکمیل کیا تھی، اب یہ کن مراحل میں ہیں؟

(ج) ان منصوبہ جات کا تخمینہ لاگت کیا تھا؟

(د) کتنے منصوبہ جات تاخیر کا شکار ہیں اس کی وجوہات اور ان کے ذمہ داران کون کون ہیں، ان کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ ان منصوبہ جات کی بروقت تکمیل نہ ہونے کے باعث تخمینہ لاگت میں کروڑوں روپے کا اضافہ کرنا پڑتا ہے جو سراسر عوامی پیسے کا ضیاع ہے؟

(و) کیا حکومت کروڑوں روپے کے ضیاع کو روکنے کے لئے کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔271 بہاولپور میں سیوریج کے کل 9 منصوبوں کی منظوری دی جبکہ پچھلے پانچ سالوں میں واٹر سپلائی کا کوئی منصوبہ منظور نہ ہوا تفصیل منصوبہ جات درج ذیل ہے:

مالی سال	نام منصوبہ	تخمینہ لاگت ملین روپے	تاریخ آغاز	تاریخ تکمیل

2010-11	1- تعمیر نالی و سولنگ حفیظ آباد کالونی سمہ سٹہ روڈ بہاولپور	1.001	12-02-2011	11-04-2011
2010-11	2- تعمیر نالی و سولنگ بستی کریم کالونی موضع ڈیرہ عزت نزد نواز شریف ہوٹل بہاولپور	1.532	25-02-2011	24-05-2011
2010-11	3- تعمیر سیور تج، کارپٹنگ سٹریٹ ناصر قریشی والی بستی یارانزد یار اماڈل ٹاؤن بی بہاولپور	0.251	12-02-2011	11-04-2011
2012-13	4- تعمیر سیور لائن و سولنگ چاہ نور والا جیلانی کالونی درزی والی گلی، اختر والی گلی، چک نمبر 9 بی سی، گلی خواجگان مقبول کالونی بہاولپور	1.900	19-09-2012	18-11-2012
2012-13	5- تعمیر سیور لائن سرور آباد گوٹھ غنی، ٹبہ بدر شیر، رفیق والی گلی، بہاولپور	1.906	19-09-2012	18-11-2012
2012-13	6- تعمیر سیور لائن و سولنگ چاندی پیر نزد بستی چاہ چل والا، شیریں والا ، کوہ بستی، بستی بھیڈواں بہاولپور	1.637	19-09-2012	18-11-2012
2012-13	7- تعمیر سیور لائن، وٹف ٹائل دلاور کالونی، مختار سٹریٹ، دیوان کالونی بہاولپور	1.800	20-09-2012	19-11-2012
2013-14	8- تنصیب برائے فورسمین از بھٹہ جات ڈسپوزل سٹیشن تابندا داخلی تحصیل بہاولپور	171.176	29-09-2014	30-06-2016
2013-14	9- سیور لائن از بی۔وی ہسپتال سے ڈسپوزل ورکس لال باغ تحصیل بہاولپور۔	175.443	29-09-2014	30-06-2016

(ب) منصوبہ جات سال سیریل نمبر 1 تا 7 مالی سال 11-2010، 13-2012 میں شروع ہوئے اور مدت تکمیل 30.06.11 اور 30.06.13 تھی جبکہ سیریل نمبر 8 تا 9 مالی سال 14-2013 میں شروع ہوئے اور مالی سال 16-2015 میں مکمل ہوں گے۔ تفصیل سوال جز (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تخمینہ لاگت سیریل جز (الف) میں درج۔

(د) سیریل نمبر 1 تا 7 کے منصوبہ جات بروقت مکمل ہوئے اور سیریل نمبر 8 اور 9 پر کام جاری ہے اور ان کی مدت تکمیل 30-06-16 ہے لہذا ان منصوبوں میں کوئی تاخیر نہ ہے۔

(ہ) غلط ہے۔

(و) تمام منصوبہ جات بروقت مکمل ہوئے ہیں لہذا کوئی مالی ضیاع نہ ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! میں اس سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ محترمہ سوال کے جواب سے مطمئن ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ! آپ ہی کا ہے۔

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2024 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: واٹر سپلائی کی سکیموں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2024: محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔271 بہاولپور میں واٹر سپلائی کی کتنی سکیمیں کام کر رہی ہیں؟

(ب) مذکورہ حلقہ میں کتنی واٹر سپلائی کی سکیمیں کب سے بند پڑی ہیں، حکومت کب تک ان کو چلانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پی پی۔271 بہاولپور میں واٹر سپلائی کی ایک سکیم مالی سال 07-2006 میں شروع ہوئی جس کا تخمینہ لاگت 282.533 ملین روپے ہے اس منصوبے میں درج ذیل چار آبادیاں شامل ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

1۔	مقبول کالونی۔	2۔	اسلامی کالونی
3۔	ماڈل ٹاؤن (سی)	4۔	سنٹرل سٹی بہاولپور

تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

درج بالا چار آبادیوں میں سیریل نمبر 1 تا 3 مکمل ہو کر ٹی ایم اے سیٹ بہاولپور کو مورخہ 30-04-2014 کو handover کر دیا گیا ہے جبکہ سیریل نمبر 4 کا کام مکمل ہو چکا ہے اور testing کے مراحل میں ہے اور یہ سکیم موجودہ مالی سال میں چلا کر ٹی ایم اے سٹی بہاولپور کے حوالے کر دی جائے گی۔

(ب) حلقہ پی پی۔271 بہاولپور میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیر انتظام کوئی واٹر سپلائی سکیم بند نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! جز (ب) میں پوچھا گیا ہے کہ مذکورہ حلقہ میں کتنی واٹر سپلائی سکیمیں کب سے بند پڑی ہیں، حکومت کب تک ان کو چلانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ محکمہ کی طرف سے

جواب دیا گیا ہے کہ حلقہ پی پی۔271 بہاولپور میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیر اہتمام کوئی واٹر سپلائی سکیم بند نہ ہے، میں اس سوال کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اس حلقہ میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی جو چھ رورل سکیمیں ہیں apart from urban schemes وہ تمام کی تمام اس وقت functional ہیں، اگر آپ چاہیں تو ان چھ سکیموں کے نام بھی آپ کو بتا سکتا ہوں۔

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: ضمنی سوال ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! پہلے سیٹھی صاحب اٹھے ہیں، فرمائیں۔

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ جب رورل ایریا میں واٹر سپلائی سکیمیں شروع کرتا ہے تو اس پر کروڑوں روپے لاگت آتی ہے لیکن بدقسمتی سے ہوتا یہ ہے کہ سکیم مکمل کرنے کے بعد اسی گاؤں کے لوگوں کو handover کر دی جاتی ہے۔ چھ ماہ، سال بعد تک اس کی billing ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی collection ہوتی ہے جس کی وجہ سے حکومت کے پیسے ضائع ہو جاتے ہیں۔ میں وزیر موصوف سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کیا حکومت کا آئندہ کے لئے اس قسم کا کوئی ارادہ ہے کہ یہ سکیمیں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے ملازمین کو handover کی جائیں ورنہ یہ سکیمیں ایسے ہی تباہ و برباد ہوتی رہیں گی۔ شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! پہلے ان کے سوال کا جواب تو آ لینے دیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: ٹھیک ہے۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! معزز ممبر کا ضمنی سوال، اصل سوال سے related تو نہیں ہے، جنرل پالیسی کا سوال ہے اور اچھا سوال ہے۔ اس وقت جو پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کا جو mechanism جا رہا ہے، اس میں ڈیپارٹمنٹ کوئی بھی سکیم بناتا ہے تو چھ ماہ تک اس کا operation اور maintenance خود کرتا ہے پھر چھ ماہ بعد

سکیم کمیونٹی کے حوالے کر دیتا ہے۔اب اس پر مختلف تجاویز،آراء آ رہی ہیں،تاہم بہت پہلے سسٹم یہی تھا کہ ڈیپارٹمنٹ خود ان سکیموں کو چلاتا تھا لیکن اس کے بعد community based system شروع ہو گیا۔ اس وقت جو گورنمنٹ کی پالیسی ہے وہ یہی ہے کہ چھ مہینے کے بعد وہ سکیمیں community کو handover کر دی جاتی ہیں لیکن اس کے کچھ pros and cones چل رہے ہیں۔یہ ایک policy matter ہے ان کی جو رائے ہے اس سلسلے میں ہماری جو میٹنگیں ہو رہی ہیں اس میں اس کو بھی شامل کیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب!ان کی بات valid ہے Committee users والا آپ کا جو concept ہے اس کو کسی طریقے سے ختم کریں یا پھر یہ سکیمیں بنانا بند کر دیں کیونکہ میرا ذاتی مشاہدہ یہی ہے کہ چھ مہینے تو کیا دو مہینے بھی یہ سکیمیں نہیں چل سکتیں۔

جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: جناب سپیکر!رورل ایریاز میں 90 فیصد سکیمیں بند پڑی ہیں،ان پر پیسا ضائع ہو رہا ہے اور میں وزیر موصوف سے یہ request کرتا ہوں کہ کسی طریقے سے محکمہ پبلک ہیلتھ خود manage کرے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب!اس کو آپ دیکھیں۔جی،ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!فوزیہ ایوب قریشی صاحبہ میری بہن ہیں پی پی۔271 جہاں سے میں منتخب ہو کر آیا ہوں، پچھلی دفعہ بھی میں نے اس طرح کا ایک سوال دیا تھا،اب بھی جز (الف) میں محکمہ نے جواب دیا ہے کہ اس منصوبے میں چار آبادیاں شامل ہیں۔مقبول کالونی،اسلامی کالونی، ماڈل ٹاؤن (سی)اور سنٹرل سٹی بہاولپور شامل ہیں۔سنٹرل سٹی بہاولپور کے حوالے سے میں عرض کر رہا ہوں،ویسے تو جتنی بھی سکیمیں ہیں کچھ چل رہی ہیں،کچھ نہیں چل رہیں اور اس میں بنیادی بات یہی ہے جو آپ نے اشارہ فرمایا ہے۔جہاں تک سنٹرل سٹی بہاولپور کی سکیم کا تعلق ہے کروڑوں روپیہ اس پر لگ گیا ہے،ماڈل ٹاؤن (بی) میں کوئی پانچ سال ہو گئے ہیں،سنٹرل سٹی بہاولپور میں بھی میرا گھر رہا ہے، پانچ چھ سال پہلے میرے گھر کے گیراج کے ساتھ کھدائی ہو رہی تھی،وہاں کالے رنگ کے پلاسٹک کے پائپ ڈال دیئے گئے میں نے پوچھا کہ آپ یہ کیا کر رہے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ کو صاف پانی دینا ہے،میں نے کہا ٹھیک ہے تو وہ کہنے لگے کہ جلد ہم یہ سارا کام مکمل کر دیں گے۔اب پانچ چھ سال گزر گئے ہیں،وہاں پر انہوں نے پائپ کھڑے کر دیئے ہیں اور اب ان پائپوں میں سے لال بیگ نکل رہے ہیں۔Last time میں نے جب یہ سوال دیا تھا تو محکمہ نے کہا تھا کہ اب اس سکیم کا آخری سال ہے

اور اب پیسے ہمیں مل جائیں گے تو سکیم مکمل کر کے handover کر دیں گے۔ میں اس وقت بھی سوال کے جواب سے مطمئن نہیں تھا اور اس وقت بھی جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان سے play کرنے کی کوشش ہو رہی ہے، تنویر صاحب میرے بھائی ہیں اور یہ شفقت کرتے ہیں، میں نے ایک دفعہ point raise کیا تھا تو یہ خود اسلامی کالونی بہاولپور تشریف لے گئے۔ وہاں پر لوگ اکٹھے ہوئے، انہوں نے خود بھی مشاہدہ کیا اور کچھ نہ کچھ احکامات جاری کئے جس کے نتیجہ میں گاڑی رواں دواں ہوئی۔ وہاں پر جو پہلی تین سکیمیں ہیں وہ partially operated ہیں چوتھی سکیم کی تکمیل کا وقت بھی گزر چکا ہے اور کروڑوں روپیہ اس پر لگ چکا ہے جو ضائع ہو گیا ہے۔ میں آپ کے توسط سے تنویر صاحب سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ کوئی ٹائم مقرر کر لیں، بہاولپور تشریف لائیں ہم ان کی خدمت بھی کریں گے، سیکرٹری صاحب بھی young ہیں وہ بھی تشریف فرما ہیں یہ بھی آ جائیں، ہم وہاں پر بیٹھ کر اس کا کوئی حل نکال لیں گے۔ میں اس معاملے پر کوئی point scoring نہیں کرنا چاہتا لیکن حقیقت میں کروڑوں روپے ضائع ہو گئے ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! جہاں تک چوتھی آبادی، سنٹرل سٹی بہاولپور کا تعلق ہے، ڈیپارٹمنٹ کہہ رہا ہے کہ ابھی وہ ٹیسٹنگ کے مراحل میں ہے، ٹیسٹنگ کے مراحل کے بعد اس کا حتمی نتیجہ سامنے آئے گا۔ جہاں تک معزز ممبر کی request ہے، یہ ساری سکیمیں ہم عوام کی بہتری کے لئے بنا رہے ہیں۔ اگر یہ کوئی ایسی نشاندہی کرنا چاہتے ہیں جس سے اس واٹر سپلائی سسٹم میں بہتری کی جا سکے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم کوئی plan بنا لیں گے اور اس سکیم کو موقع پر بھی visit کر لیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! وزیر موصوف سے مشاورت کے بعد کوئی دن مقرر کر لیں گے، سیکرٹری صاحب بھی آ جائیں، آپ بھی آ جائیں، ڈی سی او صاحب بھی ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں گے اور ہم اس سکیم کو قابل عمل بنا لیں گے۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! بات ہو رہی تھی point scoring کی، اس میں بہت بڑی investment ہو چکی ہے اب اس کا کوئی رزلٹ آنا چاہئے اور رزلٹ یہ ہونا چاہئے کہ لوگوں کو اس کا فائدہ ملنا چاہئے۔ اگر اس میں کوئی کمی بیشی ہے تو انشاء اللہ اس کا بھی کوئی پلان بنا لیتے ہیں، موقع پر بیٹھ کر اس کو analyze کر لیتے ہیں اور جو کمی بیشی ہو گی اس کو بھی دور کر لیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: میں آپ سے tie up کرلوں گا۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جی، ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ! آخری ضمنی سوال ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے جز (الف) میں جواب دیا ہے کہ سیریل نمبر 4 کا کام مکمل ہو چکا ہے اور testing کے مراحل میں ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ testing کے جو مراحل ہیں ان کی duration کتنی ہوتی ہے، کیا اس کی کوئی fix duration ہوتی ہے یا عوام اس کے لئے بھی لمبا انتظار کرتے ہیں؟ پانی کا مسئلہ ہے اس کے لئے کوئی fix duration ہونی چاہئے ایسا نہ ہو کہ اس میں بھی سال لگ جائے، میں منسٹر صاحب سے اس کا جواب جاننا چاہوں گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! سوال ان کا valid ہے لیکن اگر آپ اس سوال کی تاریخ پر جائیں گے تو یہ سوال بڑا پرانا ہے، اب میرے خیال میں یہ scheme testing کے مراحل سے گزر کر آگے یعنی physically طور پر شاید handover بھی ہو گئی ہے جس کی ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب نے بھی نشاندہی کی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں! یہ سکیم handover بھی ہو گئی ہے۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! سوال چونکہ کافی پرانا ہے۔۔۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ وضاحت کر دوں کہ یہ سکیم ابھی handover نہیں کی گئی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس کو verify کرتے ہیں۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ صاحبہ!

محترمہ نگہت شیخ: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 2061 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

واسا کے نادہندہ محکمہ جات کے خلاف کارروائی کی تفصیلات

*2061: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی ایچ اے، محکمہ آبپاشی، اوقاف، پولیس، محکمہ صحت سمیت دیگر 26 محکمے ایل ڈی اے (واسا) کے نادہندہ ہیں ان محکموں نے ایل ڈی اے واسا کے واجبات ادا کرنے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 19 کروڑ 85 لاکھ روپے کی وصولی کے لئے ایل ڈی اے نے پنجاب کے مختلف محکموں کو واجبات کی وصولی کے لئے نوٹس جاری کر دیئے ہیں؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان نادہندہ محکموں کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے کہ پی ایچ اے، محکمہ آبپاشی، اُوقاف، پولیس، محکمہ صحت سمیت دیگر محکمے واسا لاہور کے نادہندہ ہیں۔ان محکموں کی تعداد 39 ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ واسا لاہور نے پنجاب کے مختلف محکموں کو واجبات کی وصولی کے لئے نوٹس جاری کئے ہیں جس کے مطابق تقریباً پچیس کروڑ روپے کی وصولی اِن محکمہ جات سے مطلوب ہے۔

(ج) واسا لاہور ان نادہندہ محکمہ جات کے خلاف بمطابق قانون کارروائی کا ارادہ رکھتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس سوال کا جواب 24۔مارچ 2014 کو آیا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ محکمہ واجبات کی وصولی کے لئے قانون کے مطابق کارروائی کا ارادہ رکھتا ہے۔ میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ اب تک کیا کارروائی ہوئی ہے اور وصولی کے جو notices بھجوائے گئے ان میں سے کتنی وصولیاں ہو گئی ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ ایک ongoing process ہے یہ کبھی 25 کروڑ روپے ہو جاتا ہے اور کبھی کم ہو کر 20 کروڑ روپے ہو جاتا

ہے لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ سرکاری محکمے اپنے واجبات ٹائم پر نہیں دیتے۔اس کے لئے یہی کیا جا سکتا ہے کہ ان کو issue notices regular کئے جاتے ہیں ان notices کی ایک بہت بڑی لمبی لسٹ میرے پاس موجود ہے۔ ہم اس سوال کے حوالے سے discuss بھی کر رہے تھے کہ اس کا کیا solution ہونا چاہئے چونکہ دوسرے بھی گورنمنٹ کے ادارے ہیں اگر ان کے کنکشن کاٹ دیئے جائیں گے تو sufferer ultimately کمیونٹی ہو گی۔ اس میں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم فنانس ڈیپارٹمنٹ سے بات کریں کہ جو ڈیپارٹمنٹس اپنے واجبات ٹائم پر نہیں دے رہے فنانس ڈیپارٹمنٹ ہی at source ان کی deduction کر لے ورنہ ان سے لینا اتنا آسان کام نہیں ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ جب notice کی date قریب آ جاتی ہے تو وہ کچھ ہزاروں میں payment جمع کرا دیتے ہیں اور پھر وہ سلسلہ آگے چل پڑتا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! جیسے ابھی وزیر صاحب نے کہا کہ notice کی date قریب آ جاتی ہے تو وہ کچھ واجبات جمع کرا دیتے ہیں لیکن اس کا تو کوئی solution permanent ہونا چاہئے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب محکمہ اس قابل نہیں کہ وہ گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹس سے ہی واجبات وصول کر سکے تو پھر باقی لوگوں سے کس طرح وصول کر سکتا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اقابل ہونے کی بات نہیں ہے ultimately وصول تو کیا ہی جا سکتا ہے۔ میں نے problem بتایا ہے کہ سرکاری ڈیپارٹمنٹس کی اکثریت beneficiary ultimately کمیونٹی ہوتی ہے۔ میں مثال دیتا ہوں کہ ہم پنجاب اسمبلی میں بیٹھے ہیں شاید اس لسٹ میں پنجاب اسمبلی کا نام بھی واجبات دینے والوں میں ہے۔ آپ کیا چاہتی ہیں کہ اگر واجبات نہیں دیئے گئے تو اس اسمبلی کو بند کر دیا جائے؟ وہ possible practically نہیں ہوتا discussion سے ہی مسئلے کا حل کیا جاتا ہے۔ پنجاب اسمبلی نے بھی ایک لاکھ 38 ہزار 671 روپے کے واجبات دینے ہیں۔ اب practically کیا ہو گا؟ یہی ہے کہ اسمبلی کو request کی جا سکتی ہے یا deduct at source کیا جا سکتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! میرے notice میں نہیں تھا، ہم جلدی آپ کے ڈیپارٹمنٹ کو clear کریں گے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ میں کیا سمجھتی ہوں کہ اسمبلی کو بند کر دیا جائے ؟ اسمبلی ہو یا گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ بند نہیں کئے جا سکتے لیکن ایک غریب کے گھر کا کنکشن کاٹ دیا جاتا ہے، ایسا کیوں ہوتا ہے ؟ پھر اسے بھی رعایت ملنی چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اگر محترمہ یہ رعایت چاہتی ہیں تو پھر جنگل کا قانون ہو جائے گا وہ individual کی بات ہے اور یہ individuals کی نہیں بلکہ اداروں کی بات ہے۔ جس طرح میں نے عرض کیا ہے کہ سسٹم چل رہا ہے اس میں flaws ہیں اسی لئے ہم یہ discuss کر رہے ہیں کہ ایسے ڈیپارٹمنٹس جن کے واجبات بہت لمبے ہو گئے ہیں فنانس ڈیپارٹمنٹ سے discuss کر کے ان کی at source deduction کے لئے ایک proposal ہے اگر فنانس ڈیپارٹمنٹ والے اسے مان گئے تو یہ واجبات clear ہو جائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! قانون سب کے لئے ایک جیسا ہونا چاہئے، چاہے ڈیپارٹمنٹ ہو یا کوئی غریب آدمی ہو آپ اس پر implement کرائیں۔ شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 2111 جناب محمد عارف خان سندھیلہ صاحب کا ہے لیکن ان کی request آئی ہے اس لئے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2112 بھی جناب محمد عارف خان سندھیلہ صاحب کا ہے لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی انصاری صاحب کا ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 2143 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ شہر: لگائے گئے ٹیوب ویلوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2143: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) گوجرانوالہ شہر میں کتنے ٹیوب ویل نصب ہیں۔ کتنے اس وقت ٹھیک اور کتنے خراب ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔93 گوجرانوالہ میں گٹروں کا پانی صاف پینے کے پانی میں mix ہو کر آ رہا ہے اس ضمن میں محکمہ کیا اقدامات اٹھا رہا ہے ؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حلقہ پی پی۔93 گوجرانوالہ میں واٹر سپلائی پائپ لائنز غیر معیاری ہونے کی وجہ سے پانی کا پریشر برداشت نہیں کر پاتیں اور جگہ جگہ سے پھٹ رہی ہیں؟

(د) کیا محکمہ نے اس سلسلہ میں کوئی انکوائری کی، اگر انکوائری کی گئی ہے تو ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) اس وقت شہر میں کل 65 ٹیوب ویل نصب ہیں جو کہ تمام درست حالت میں ہیں۔

(ب) تاحال پینے کے صاف پانی میں گندے پانی کے شامل ہونے کی کوئی شکایت نہ ہے۔ جونہی کوئی شکایت موصول ہوتی ہے تو اسے فوری طور پر حل کر دیا جاتا ہے۔

(ج) حلقہ پی پی۔93 کے کچھ علاقوں میں پینے کے صاف پانی کے کنکشن کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے بعض جگہ پر واٹر سپلائی پائپ leak ہوتے تھے اس سلسلہ میں لوگوں کو پانی کے کنکشن لینے کے لئے آمادہ کیا گیا کنکشن کی تعداد بڑھنے کی وجہ سے اب لائنیں پھٹنے کی شکایات ختم ہو گئی ہیں۔

(د) واٹر سپلائی پائپ حکومت پنجاب کی منظور شدہ فرموں سے خرید کر بچھائے گئے ہیں اس لئے انکوائری کی ضرورت نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! جز (الف) میں گوجرانوالہ شہر کے اندر جو ٹیوب ویل نصب کئے گئے ہیں ان کی تعداد کے بارے میں پوچھا گیا تھا جس کا جواب آیا ہے کہ وہاں پر 65 ٹیوب ویل لگے ہوئے ہیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق گوجرانوالہ شہر کی آبادی تقریباً 22 لاکھ کے قریب ہے۔ اگر اس کے اعداد و شمار نکالے جائیں تو تقریباً تین ساڑھے تین لاکھ افراد کے لئے ایک ٹیوب ویل بنتا ہے۔ کیا یہ سمجھتے ہیں کہ ٹیوب ویلوں کی موجودہ تعداد آبادی کے لحاظ سے کافی ہے؟ اگر ناکافی ہے تو کیا مزید ٹیوب ویل لگانے کا ارادہ ہے اگر ہے تو کب تک؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! معزز ممبر بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں واسا گوجرانوالہ کا جو controlled area ہے that is 64 urban

union councils اور اس کی present population کی 1.8 around projection million ہے اور ابھی تک اس کی coverage 35 percent ہے ابھی اس میں definitely بہت ساری گنجائش موجود ہے۔ ابھی کافی سارے ongoing projects چل رہے ہیں جن میں lift out pipes بھی replace کئے جائیں گے ان کی cost 166 million ہے اور اس سال ongoing projects میں پانچ نئے ٹیوب ویل شامل ہیں اس طرح 65 کو بڑھا کر ان میں چار کا addition ہو جائے گا۔ یہ بات ٹھیک ہے کہ ابھی اس کا coverage 35 percent ہے اسے مزید بڑھایا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال میاں طاہر صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 2161 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے میاں طاہر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: پی ایچ اے کی طرف سے لگائے گئے پودوں، درختوں کی تفصیلات

*2161: **میاں طاہر:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی ایچ اے فیصل آباد نے شہر میں سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنی رقم پودے اور پھول دار پودے لگانے پر خرچ کی؟

(ب) کہاں کہاں پودے اور درخت لگائے گئے؟

(ج) اس عرصہ کے دوران کس کس روڈ اور چوک پر پھولدار پودے لگائے گئے؟

(د) اس عرصہ کے دوران کس کس ادارے نے پی ایچ اے کو کتنی رقم کس کس چوک اور روڈ/ سڑک پر پودے اور پھول لگانے کے لئے فراہم کی؟

(ہ) کیا ان سالوں کے دوران رقم جن جن کاموں پر خرچ ہوئی ہے، اس کی تحقیقات کروائی گئی ہیں، اگر ہاں تو یہ تحقیقات کس نے کی ہیں، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(و) کتنی رقم کے خورد برد کا انکشاف ہوا ہے اور اس کے ذمہ دار کون کون ٹھہرے اور ان کے خلاف کیا ایکشن لیا گیا؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پی ایچ اے فیصل آباد نے مالی سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران پودوں اور پھولدار پودوں پر 16.289 ملین روپے خرچ کئے۔

(ب) مذکورہ رقم سے پی ایچ اے کے زیر کنٹرول شہر کے چاروں ٹاؤنز کے پارکوں، گرین بیلٹس، سنٹرل میڈیئنز اور روڈ سائیڈ وغیرہ میں جہاں جہاں ضرورت تھی پودے لگائے گئے۔

(ج) چاروں شہری ٹاؤنز کے اہم پارکوں، گرین بیلٹس چوکس وغیرہ میں جہاں بھی ضرورت تھی وہاں پر پھولدار پودے لگائے گئے۔

(د) جی ڈی اے پلازہ کی طرف سے اس عرصہ کے دوران 0.100 ملین روپے ملت ٹاؤن پارکس میں پودے لگانے کے لئے فراہم کئے گئے اور 1.500 ملین روپے عبداللہ پور انڈر پاس پر پودے اور ہارٹیکلچر ورک کے لئے محکمہ پراونشل ہائی ویز نے مہیا کئے اس کے علاوہ محکمہ ڈی اور روڈز نے وزیر اعلیٰ پنجاب کے احکامات کی روشنی میں ترقیاتی فنڈز سے ہارٹیکلچر ورک کے لئے 2 فیصد کے مطابق 3.885 ملین روپے فراہم کئے۔

(ہ) اس بارے میں کوئی تحقیقات ہوئی اور نہ ہی اس بارے میں کوئی شکایت ہی موصول ہوئی تھی۔

(و) ان سالوں کے دوران کوئی شکایت موصول نہ ہوئی اور اس لئے اس بارے میں کوئی تحقیقات کی ضرورت محسوس ہوئی۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے جز (ب) کے حوالے سے سوال کرنا چاہتی ہوں کہ کیا کوئی ایسی مانیٹرنگ ٹیم کام کر رہی ہے جو یہ assess کرے کہ کتنے پودے مر گئے، کیا ان کا کوئی ریکارڈ ہے کہ لگائے گئے پودوں میں سے کتنے پودے کامیابی سے چلے اور کتنے ختم ہو گئے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! ویسے تو ہر سرکاری ڈیپارٹمنٹ کے آڈٹ کا procedure ہوتا ہے۔ محترمہ جو پودوں کی بات کر رہی ہیں فی

الحال ایسی کوئی شکایت محکمے کے پاس نہیں آئی، اگر کوئی ایسی شکایت آئی تو پھر اسے دیکھا جا سکتا ہے لیکن کوئی regular mechanism نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 2162 بھی میاں طاہر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد انیس قریشی صاحب کا ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2170 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کی منظوری و دیگر تفصیلات

*2170: **جناب محمد انیس قریشی:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران LDA,RDA,FDA,MDA,GDA نے کتنی پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کی منظوری دی ہے؟

(ب) کتنی ہاؤسنگ سکیمیں ہیں جو ان اداروں سے منظوری لئے بغیر اخبارات اور ٹی وی پر اشتہارات دے رہی ہیں؟

(ج) کیا منظور شدہ سکیموں میں 20 فیصد پلاٹس بحق ڈویلپمنٹ اتھارٹی رہن رکھے گئے ہیں یا نہیں؟

(د) ایسی کتنی ہاؤسنگ سکیمیں ہیں جنہوں نے بغیر ڈویلپمنٹ کئے 20 فیصد رہن شدہ پلاٹس یعنی قبرستان، سکول، پارک اور ڈاک خانہ وغیرہ کے فروخت کر دیئے؟

(ہ) ان اداروں نے ایسی منظور شدہ اور غیر منظور شدہ سکیموں کے مالکان کے خلاف کیا ایکشن لیا ہے؟

(و) مذکورہ بالا اداروں میں کیا نئی سرکاری ہاؤسنگ سکیمیں زیر غور ہیں۔ تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف)

(1) لاہور ترقیاتی ادارہ لاہور:

گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ایل ڈی اے نے 29 پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کی منظوری دی ہے لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(2) راولپنڈی ترقیاتی ادارہ راولپنڈی:

آر ڈی اے نے گزشتہ پانچ سالوں میں تین سکیموں کی حتمی منظوری دی ہے جن میں ممتاز سٹی، گلشن فاطمہ اور کامز سکائی گارڈن شامل ہیں۔

(3) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ گوجرانوالہ:

محکمہ جی ڈی اے نے پچھلے پانچ سالوں میں صرف ایک پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم، یونیورسٹی ٹاؤن، کے نام سے sanction کی ہے۔

(4) فیصل آباد ترقیاتی ادارہ فیصل آباد:

فیصل آباد ترقیاتی ادارہ نے پچھلے پانچ سال کے دوران کل آٹھ پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کی منظوری دی ہے۔

(5) ملتان ترقیاتی ادارہ ملتان:۔

گزشتہ پانچ سالوں میں ملتان ترقیاتی ادارہ (ایم ڈی اے) نے تقریباً دس پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیمیں منظور کی ہیں۔

(ب) (1) لاہور ترقیاتی ادارہ لاہور

غیر قانونی سکیموں کے بارے میں ایل ڈی اے اپنی حدود میں ان سکیموں کے خلاف کارروائی کر رہا ہے۔ مزید برآں ایل ڈی اے نے ان غیر قانونی / غیر منظور شدہ سکیموں کے بارے میں عوام کو بذریعہ اشتہار مطلع کیا ہے تاکہ لوگ دھوکے میں نہ آئیں تاہم ایلیٹ ٹاؤن نے ایل ڈی اے کے اشتہار دینے کے خلاف ہائی کورٹ میں stay حاصل کیا ہے۔ تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(2) راولپنڈی ترقیاتی ادارہ راولپنڈی:

گزشتہ پانچ سالوں میں منظور شدہ سکیموں میں سے کوئی ایسی سکیم نہیں جس نے منظوری کے بغیر اخبارات اور ٹی وی پر اشتہارات دیئے ہیں۔

(3) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ گوجرانوالہ:

محکمہ جی ڈی اے کنٹرولڈ ایریا میں کسی بھی پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم کی اخبار میں اور نہ ہی کسی ٹی وی چینل پر تشہیر ہو رہی ہے۔

(4) فیصل آباد ترقیاتی ادارہ فیصل آباد:

فیصل آباد ترقیاتی ادارہ کی حدود میں اب تک کل 72 سکیمیں ادارہ کی منظوری کے بغیر بنی ہیں۔ ادارہ کی طرف سے ان ڈویلپر کو متعدد بار نوٹس جاری کئے گئے اور ان کے خلاف چالان مرتب کر کے سینئر سپیشل مجسٹریٹ ایف ڈی اے کی عدالت میں بھیجے گئے۔ ادارہ نے ان سکیموں

کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ان کے خلاف اخبارات میں عوام کی آگاہی کے لئے وقتاً فوقتاً اشتہارات شائع کروائے۔ مزید ان سکیموں میں کروائے گئے ترقیاتی کام مثلاً چاردیواری گیٹ سائٹ آفس مسمار کر دیئے گئے اور اب ان سکیموں کی کسی بھی قسم کی ایڈورٹائزمنٹ کسی بھی میڈیا پر نہ ہو رہی ہے۔

(5) ملتان ترقیاتی ادارہ ملتان:

اس وقت دو ایسی ہاؤسنگ سکیمیں ہیں جو ایم ڈی اے میں برائے منظوری پیش ہیں جن کے اشتہاری بورڈ کو ختم کر دیا گیا ہے

(ج) (1) لاہور ترقیاتی ادارہ لاہور:

یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے کسی سکیم کی منظوری کے وقت پنجاب پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیمز اینڈ لینڈ سب ڈویژن رولز 2010 کے تحت ڈویلپمنٹ کی مد میں 20 فیصد پلاٹس رہن رکھتا ہے، جو ڈویلپمنٹ کے مکمل ہونے کی صورت میں ریلیزنگ رہن release کئے جاتے ہیں۔

(2) راولپنڈی ترقیاتی ادارہ راولپنڈی

جی ہاں!

(3) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ گوجرانوالہ:

جی ہاں! منظور شدہ ہاؤسنگ سکیم، یونیورسٹی ٹاؤن میں 20 فیصد پلاٹس بحق محکمہ ہذا رہن رکھے گئے ہیں۔

(4) فیصل آباد ترقیاتی ادارہ فیصل آباد:

کل منظور شدہ آٹھ سکیموں میں سے چار کے 20 فیصد پلاٹس ایف ڈی اے کے نام ترقیاتی کاموں کی گارنٹی کے طور پر رہن ہوئے تھے جن میں سے دو سکیموں کے مالکان نے ترقیاتی کام مکمل کرنے کے بعد ریلیز کروائے ہیں جبکہ بقیہ چار سکیموں میں ترقیاتی کام مکمل ہیں جس کی رپورٹ چیف انجینئر نے موقع ملاحظہ کر کے دی ہے۔

(5) ملتان ترقیاتی ادارہ ملتان:

جی ہاں! ملتان ترقیاتی ادارہ سے جو بھی ہاؤسنگ سکیم پاس ہوتی ہے تو اس کے مالکان سے قانون کے مطابق 20 فیصد پلاٹ رہن رکھوائے جاتے ہیں اور قانون کے مطابق سکول، پارک، قبرستان اور پبلک بلڈنگ کے لئے رقبہ مختص کرایا جاتا ہے

(د) (1) لاہور ترقیاتی ادارہ لاہور

کوآپریٹو ہاؤسنگ سکیموں / سوسائٹیوں نے اپنے ممبران کو رہن شدہ پلاٹس ڈویلپمنٹ کام کی تکمیل کے بغیر الاٹ کئے ہیں یہ سکیمیں / سوسائٹیاں رجسٹرار کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ میں رجسٹرڈ شدہ ہوتی ہیں ان کوآپریٹو سوسائٹیوں / سکیموں کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے مزید برآں ناز ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم کے مالک نے بھی ڈویلپمنٹ کا کام مکمل کئے بغیر فروخت کر دیئے ہیں اس نے ڈویلپمنٹ کا کام 60 فیصد مکمل کیا ہے تاہم سکیم کے سپانسر کا انتقال ہو چکا ہے۔ تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(2) راولپنڈی ترقیاتی ادارہ راولپنڈی:

جز (الف) میں متذکرہ منظور شدہ سکیموں میں سے کسی سکیم نے رہن شدہ رقبہ فروخت نہ کیا ہے۔

(3) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ گوجرانوالہ:

کوئی بھی نہیں ہے۔

(4) فیصل آباد ترقیاتی ادارہ فیصل آباد:

منظور شدہ سکیموں میں کسی بھی سکیم میں رفاہ عامہ کے لئے مختص پلاٹوں کو فروخت نہ کیا گیا ہے اور یہ تمام جگہیں موقع پر موجود ہیں اور ان میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہ کی گئی ہے۔

(5) ملتان ترقیاتی ادارہ ملتان:

گزشتہ پانچ سالوں میں ایسی کوئی ہاؤسنگ سکیم ایم ڈی اے کی حدود میں واقع نہ ہے جس نے رہن شدہ پلاٹس فروخت کر دیئے گئے ہوں، اگر کوئی بھی رہن شدہ پلاٹ پر تعمیر کرتا ہے تو ایم ڈی اے اس پر فوراً کارروائی کر کے اس تعمیر کو گرا دیتا ہے۔

(ہ) (1) لاہور ترقیاتی ادارہ لاہور

غیر منظور شدہ سکیموں کے مالکان کے خلاف کارروائی کے بارے میں جز "ب" میں تفصیلاً جواب دیا گیا ہے تاہم ایل ڈی اے منظور منظور شدہ سکیموں میں بے قاعدگیوں کے بارے میں پہلے سے کارروائی کر رہا ہے اور ان کے خلاف چالان کر کے جوڈیشل مجسٹریٹ ایل ڈی اے کو بھیجے گئے ہیں تاہم دوبارہ کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے اور مالکان کو شوکاز نوٹس جاری کر دیئے گئے ہیں اور ان کے جوابات کی روشنی میں مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(2) راولپنڈی ترقیاتی ادارہ راولپنڈی:

جز(الف) میں متذکرہ منظور شدہ سکیموں میں سے کسی سکیم نے رہن شدہ رقبہ فروخت نہ کیا ہے جبکہ غیر قانونی سکیموں کے خلاف قانونی کارروائی کی ہے۔ عوام الناس کی آگاہی کے لئے اخبارات میں اشتہارات دیئے گئے ہیں۔

(3) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ گوجرانوالہ:

محکمہ جی ڈی اے اپنے کنٹرولڈ ایریا میں غیر منظور شدہ سکیموں کو بائی لاز کے مطابق نوٹسز جاری کئے ہیں۔ اس سلسلہ میں محکمہ جی ڈی اے نے عوام کی آگاہی کے لئے اخبارات میں اشتہارات تشہیر کروائے ہیں اور محکمہ ریونیو کو بھی لیٹر جاری کیا گیا ہے کہ غیر قانونی سکیموں میں واقع رقبہ کی رجسٹریاں نہ کی جائیں نیز محکمہ واپڈا (گیپکو) کو بھی لیٹر جاری کیا گیا ہے کہ محکمہ جی ڈی اے سے این او سی کے بغیر کسی بھی ہاؤسنگ سکیم میں کنکشن نہ دیا جائے۔ جناح سٹی ہاؤسنگ سکیم کے مالک کے خلاف ایف آئی آر بابت مارٹ گیج پلاٹس درج کروا رکھی ہے جس کی ضمانت ہائی کورٹ سے بھی منسوخ کروائی ہے۔

(4) فیصل آباد ترقیاتی ادارہ فیصل آباد:

ادارہ نے ان غیر قانونی سکیموں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ان کے چالان سینئر سپیشل مجسٹریٹ کی عدالت کو بھجوائے۔ عوام الناس کو بذریعہ اخبارات مطلع کیا گیا کہ ان غیر قانونی سکیموں میں پلاٹ نہ خریدیں۔

(5) ملتان ترقیاتی ادارہ ملتان:

اول تو یہ کہ ایسی کوئی ہاؤسنگ سکیم ایم ڈی اے کی حدود میں موجود نہ ہے اگر کوئی مالک ایسا کرتا ہے تو ایم ڈی اے قانون کے مطابق اس کو نوٹس دے کر گرائی کروا دیتا ہے اور ڈویلپر کے خلاف بھی قانونی کارروائی کرتا ہے۔

(و) (1) لاہور ترقیاتی ادارہ لاہور

ایل ڈی اے نے "ایل ڈی اے" کے نام سے ایک سرکاری ہاؤسنگ سکیم فیروزپور روڈ پر شروع کی ہے، جس کا نوٹیفکیشن بھی ایل ڈی اے نے کیا ہے جو پنجاب گزٹ نوٹیفکیشن میں چھپ چکا ہے۔ اس کے علاوہ ریور راوی فرنٹ اربن ڈویلپمنٹ بھی زیر غور ہے

(2) راولپنڈی ترقیاتی ادارہ راولپنڈی:

آر ڈی اے اپنے کنٹرولڈ ایریا میں Land Sharing Formula کے تحت آر ڈی اے وزٹا کے نام سے سکیم بنانے کے لئے مقامی زمین مالکان سے مذاکرات کر رہا ہے کیونکہ لینڈ ایکوزیشن ایکٹ 1894 کے مطابق RDA compulsory زمین ایکوائر نہیں

کر سکتا جبکہ مارکیٹ قیمت میں زمین لینے کے لئے RDA کے پاس فنڈ نہ ہیں تاحال کسی سکیم پر کام نہ ہو رہا ہے۔

(3) گوجرانوالہ ترقیاتی ادارہ گوجرانوالہ:

جی ہاں! جی ڈی اے نے ایک ہاؤسنگ سکیم، جی ڈی اے، کے نام سے تجویز کی ہے اس ضمن میں پنجاب ڈویلپمنٹ آف سٹیز ایکٹ مجریہ 1976 کے سیکشن 7(XIV) کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے سکیم بنانے کی منظوری حاصل کرنے کے لئے گورنمنٹ کو، سمری ارسال کر دی گئی ہے۔

(4) فیصل آباد ترقیاتی ادارہ فیصل آباد:

ایف ڈی اے کی طرف سے شہر میں بنائی گئی سکیم ایف ڈی اے سٹی کا توسیع منصوبہ زیر کارروائی ہے جو کہ 1200 ایکڑ پر مشتمل ہے۔

(5) ملتان ترقیاتی ادارہ ملتان:

جی ہاں! ملتان ترقیاتی ادارہ میں اس وقت نئی سرکاری ہاؤسنگ سکیموں کا منصوبہ زیر غور ہے جو کہ ابھی ابتدائی مراحل میں ہے۔ ایم ڈی اے فاطمہ جناح ایکسٹینشن اور علامہ اقبال ہاؤسنگ سکیم کے نام سے لانچ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور ایک ہاؤسنگ سکیم ایم ڈی اے ایونیو جائنٹ وینچر پر لانچ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے جن پر ابھی کام زیر غور ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر ہاؤسنگ سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ایسی بے شمار ہاؤسنگ سکیمیں ہیں جو ایل ڈی اے سے منظور نہیں ہوئیں لیکن اس کے باوجود ان کے اشتہار اخباروں میں دے دیئے جاتے ہیں۔ ایل ڈی اے صرف اس پر اکتفا کرتا ہے کہ یہ ہاؤسنگ سکیم bogus ہے اس میں پلاٹ نہ خریدا جائے جبکہ بہت سارے لوگ اس وقت تک لٹ چکے ہوتے ہیں۔ لہذا میری ان سے گزارش ہے کہ کیا وہ کوئی ایسی قانون سازی لانے کا ارادہ رکھتے ہیں کہ فوجداری قوانین کے تحت ایسے لوگوں کے خلاف پرچے درج کروائے جائیں تاکہ آئندہ سادہ لوح عوام کو دھوکا نہ دے سکیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! معزز ممبر کی بڑی valid بات ہے۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! یہ بالکل valid بات ہے اور اس سے لوگوں کو کافی پریشانی ہو رہی ہے۔ جس طرح mention ہوا ہے کہ

ایل ڈی اے نے اشتہارات کے خلاف بھی ایکشن لیا ہے جس طرح جواب میں بھی درج ہے کہ ایلیٹ ٹاؤن نے ایل ڈی اے کے اشتہار کے خلاف stay بھی حاصل کیا ہوا ہے لیکن definitely ایسی قانون سازی ہونی چاہئے چونکہ اس سے عام آدمی کافی effect ہو رہا ہے۔ ہم definitely اسے consider کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، قریشی صاحب!

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! وزیر موصوف سے میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ جب ایک سکیم پاس ہوتی ہے تو 20 فیصد پلاٹ pledge کئے جاتے ہیں اور اس وقت تک انہیں فروخت نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ مکمل ڈویلپمنٹ نہ ہو جائے لیکن ڈویلپمنٹ کے دوران ہی یہ تمام کے تمام پلاٹس لوگوں کو الاٹ کر دیئے جاتے ہیں اور بعد میں جب دیکھتے ہیں کہ ڈویلپمنٹ نہیں ہوئی تو ایل ڈی اے کے پاس کوئی ایسا جواز نہیں بنتا تو آپ اس کے لئے کیا action لے رہے ہیں؟ کیونکہ ایل ڈی اے نے اس کو صفحہ نمبر 51 پر تسلیم کیا ہے کہ کچھ کوآپریٹو ہاؤسنگ سکیمیں ہیں جنہوں نے pledge کئے ہوئے پلاٹ پہلے ہی اپنے ممبران کو فروخت کر دیئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! جو سکیمیں ایل ڈی اے سے related ہیں ان میں تو اس پالیسی کو بہت strictly follow کیا جا رہا ہے لیکن کوآپریٹو سوسائٹیز میں یہ problem آ رہا ہے چونکہ کوآپریٹو سوسائٹیز رجسٹرار کوآپریٹو کے ساتھ رجسٹرڈ شدہ ہیں اور وہاں problems آ رہے ہیں لیکن ایل ڈی اے کی جو اپنی سکیمیں ہیں یا جو ان سے related issues ہیں ان میں اس پالیسی کو بہت strongly follow کیا جا رہا ہے۔ اگر معزز ممبر کے پاس ایل ڈی اے سے related کوئی ایسی شکایت ہے کہ جس میں 20 فیصد mortgage پلاٹس کو چھوڑا گیا ہے تو ہم اس پر بھرپور action لیں گے۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جو کوآپریٹو سوسائٹیز بنائی جاتی ہیں جنہیں ایل ڈی اے این او سی دیتا ہے کیا دونوں کی آپس میں کوئی concerning نہیں ہے؟ یہ ایک انتہائی اہم issue ہے جس پر ہمارے منسٹر صاحب بڑا مختصر جواب دے کر بیٹھ گئے ہیں۔ لاہور میں سینکڑوں کالونیاں ایسی ہیں جہاں کے الاٹیز دس دس سال سے پیسے دے کر ذلیل و خوار ہو رہے ہیں۔ کیا ہم

لوگ اتنے helpless ہیں، کیا یہ پنجاب اسمبلی، حکومت پنجاب اور حکومت پاکستان اتنی helpless ہے کہ ہم اپنے لوگوں کا تحفظ بھی نہیں کر سکتے ؟ وہ قانون سازی کہاں ہے، اس میں وہ سسٹم کہاں ہے کہ جس کے حوالے سے پچھلے دنوں پورا میڈیا چیختا رہا ہے ؟ رہائشی کالونیوں کے مسائل کے حوالے سے ہمارے پاس لوگوں کی ایک کثیر تعداد آتی ہے۔ دس دس، بارہ بارہ سال سے لوگوں نے پیسے جمع کروائے ہوئے ہیں لیکن ان کو پلاٹس ملے اور نہ ہی ان کا کوئی پُرسان حال ہے۔ کیا وہ اس ملک اور صوبے کے شہری نہیں، کیا منسٹر صاحب کی طرف سے اتنی سی statement کافی ہے کہ یہ ہاؤسنگ سکیم کوآپریٹو سوسائٹی نے بنائی ہے لہذا اس سے محکمہ ہاؤسنگ کا کوئی concern نہیں ہے ؟ اگر کوئی کوآپریٹو سوسائٹی ہاؤسنگ سکیم بناتی ہے تو وہ ایل ڈی اے کے bylaws کے مطابق ہی بنائی جا سکتی ہے۔ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی پہلے ایل ڈی اے سے این او سی لیتی ہے اور کوآپریٹو سوسائٹی خود ہی کوئی ہاؤسنگ سکیم منظور نہیں کر سکتی۔

جناب سپیکر! یہ ایک انتہائی اہم معاملہ ہے لہذا اس بارے میں کوئی ruling دی جائے یا اس پر بحث کے لئے کوئی دن مخصوص کیا جائے۔ پورے پنجاب کے اندر کوآپریٹو اور دوسری سوسائٹیز کے نام پر پنجاب کے سادہ لوح لوگوں کو لوٹا جا رہا ہے اور اس کا حکومت کو بھی نقصان ہو رہا ہے۔ حکومت کا پیسا ترقیاتی کاموں پر ان علاقوں میں لگنا چاہئے کہ جہاں حکومت کی اپنی سکیمیں ہیں یا لوگوں کی ضرورت ہے لیکن حکومت اور ممبران اسمبلی کے فنڈز کا زیادہ تر حصہ ان پندرہ پندرہ سال پرانی سکیموں کے اندر لگانا پڑتا ہے۔ سکیم کی منظوری دے دی جاتی ہے، پندرہ سال کے بعد جب وہاں پر آبادی پھیل جاتی ہے تو پھر وہ سکیم حکومت کے ذمہ پڑ جاتی ہے۔ حکومت وہاں پر بجلی کے کھمبے لگاتی ہے۔ ٹیکنیکل طریقے سے بجلی کا صرف ایک میٹر وہاں پر لگوا دیا جاتا ہے اور اس کے علاوہ کوئی ترقیاتی کام سکیم میں نہیں کروایا جاتا۔ ان سکیموں میں حکومت کی طرف سے بجلی، سیوریج، سڑکیں اور دوسرے ترقیاتی کام کروائے جاتے ہیں۔ یہ سارے ترقیاتی کام developers نے کروانے ہوتے ہیں۔ یہ کام حکومت پنجاب کروا رہی ہے اور ان سکیموں پر حکومتی خزانے سے اخراجات کئے جا رہے ہیں جبکہ قانونی طور پر ایسا نہیں ہو سکتا۔

جناب قائم مقام سپیکر: سید عبدالعلیم کی بات اور قریشی صاحب کا point بالکل valid ہے۔ منسٹر صاحب! آپ کے مشاہدہ میں بھی اس قسم کی کافی ساری باتیں آئی ہوں گی لہذا اس کا کوئی سدّباب ضرور ہونا چاہئے۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! سید عبدالعلیم صاحب کی بات بالکل ٹھیک ہے لیکن ہم تھوڑا سا confuse ہو رہے ہیں۔ اگر کوآپریٹو سوسائٹیز سے related کوئی معاملہ ہے تو محکمہ کوآپریٹو سے پوچھا جائے۔ جب محکمہ کوآپریٹو سے متعلق سوالات take up ہوں گے تو اس دن یہ معاملہ point out کیا جائے۔ کوآپریٹو سوسائٹیز کا علیحدہ setup اور محکمہ ہے۔ اصولی طور پر میں نے تسلیم کیا ہے کہ کوآپریٹو سوسائٹیز میں یہ مسائل پیش آ رہے ہیں۔ محکمہ ہاؤسنگ سے متعلقہ ایل ڈی اے میں اگر کوئی بیس فیصد mortgage plots کسی سکیم کی completion سے پہلے release کئے گئے ہیں اور وہ آپ کے علم میں ہیں تو مجھے point out کریں اس پر بھرپور action لیا جائے گا۔ یہ واقعی ایک serious issue ہے، اس پر deliberations ہو رہی ہیں اور اس کو مزید بہتر سے بہتر کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کی وضاحت سے مطمئن نہیں ہوں کیونکہ وہ فرما رہے ہیں کہ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹی ایل ڈی اے سے علیحدہ طور پر کام کر رہا ہے حالانکہ یہ دونوں department interrelated ہیں۔ اگر کسی جگہ پر کوئی گھپلا ہوتا ہے تو ڈپٹی یا سرکل رجسٹرار ان کے cases سنتا ہے۔ اگر ایل ڈی اے سے related کوئی مسئلہ ہوتا ہے تو ان سے clarification لے کر کام کیا جاتا ہے۔ ایسا بالکل نہیں کہ رجسٹرار separate function کرتا ہے اور ایل ڈی اے علیحدہ سے کام کر رہا ہے۔ یہ دونوں interrelated ہیں اور کسی سکیم کے بارے میں اگر کوئی اس قسم کا مسئلہ آتا ہے تو دونوں مل کر اس کو طے کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: قریشی صاحب! آپ اس حوالے سے منسٹر صاحب کو تجاویز دیں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! میں تجاویز بھی دے دوں گا اس وقت میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ بے شمار ہاؤسنگ سکیموں نے public utility sites مثلاً قبرستان، ڈاک خانہ اور سکول کی زمین فروخت کر دی ہے۔ مثال کے طور پر جوڈیشل ہاؤسنگ سکیم phase-I&II میں ایسا ہی ہوا ہے کہ بہت ساری public utility sites فروخت کر دی گئی ہیں جبکہ ان کے خلاف کوئی action نہیں لیا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: قریشی صاحب! اگر اس بات پر سارے متفق ہیں، منسٹر صاحب یہاں موجود ہیں اور انہوں نے بھی بتایا ہے کہ یہ ایک serious issue ہے تو اس پر بحث کے لئے ایک دن fix کر لیتے ہیں۔

جناب محمد انیس قریشی: جی، بالکل اس پر بحث کے لئے ایک دن fix کر دیں۔

سید عبدالعلیم: جناب سپیکر! یہ ایک انتہائی اہم معاملہ ہے۔ ہمیں پتا ہونا چاہئے کہ کوآپریٹو سوسائٹیز کے پاس کیا authorities ہیں؟ عام لوگوں کے ساتھ فراڈ کیا جا رہا ہے۔ ہمیں آج معلوم ہو رہا ہے کہ کوآپریٹو سوسائٹیز، ایل ڈی اے اور ہاؤسنگ علیحدہ علیحدہ محکمہ جات اور chapters ہیں۔ معزز ممبران اسمبلی کو یہ علم ہونا چاہئے کہ ان تینوں کے functions کیا ہیں، یہ تینوں ایک دوسرے سے کتنے interrelated ہیں اور لوگوں کے مسائل کیسے حل ہو سکیں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! شیڈول دیکھ کر آپ کو بتا دیتے ہیں کہ کون سا دن اس پر بحث کے لئے fix کیا جا سکتا ہے؟ میرا خیال ہے کہ Monday یا Tuesday کو اس پر بحث رکھ لیتے ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میری عرض یہ ہے کہ next Wednesday کو اس پر بحث رکھ لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، next Wednesday کو اس پر بحث کر لیتے ہیں۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید صاحب کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 2193 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: فراہمی آب کے لئے سکیم سے متعلقہ تفصیلات

*2193: **جناب امجد علی جاوید:** کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ شہر کے لئے حکومت نے بھاری لاگت کی واٹر سپلائی سکیم بنانے کی منظوری دی تھی؟

(ب) اس واٹر سپلائی کی کل لاگت کتنی تھی نظر ثانی شدہ تخمینہ میں اس سکیم کی لاگت کتنی ہو چکی ہے اور اس کی لاگت میں کتنا اضافہ ہوا ہے؟

(ج) اس قومی نقصان کا ذمہ دار کون ہے اور کیا حکومت ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس منصوبہ میں فراہمی آب کے لئے جو پائپ اس محکمہ کے سیکرٹری (حکومت پنجاب) استعمال کرنے پر بضد ہے اس پائپ کے استعمال پر مضر صحت ہونے کی وجہ سے دیگر تینوں صوبوں میں پابندی عائد ہے اور مذکورہ بالا پائپ صرف سیوریج کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پائپ کی نسبت فراہمی آب کے لئے تجویز کردہ پلاسٹک پائپ کی قیمت تین گنا زیادہ ہے؟

(و) اگر درج بالا جز کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت کم قیمت کے پلاسٹک پائپ کی بجائے ازبتاس (سیمنٹ والا) پائپ ہی استعمال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت نے بھاری لاگت کی واٹر سپلائی سکیم بنانے کی منظوری دی تھی۔

(ب) سکیم کی انتظامی منظوری دسمبر 2010 کو 815.984 ملین روپے کی ہوئی اور سکیم کی نظر ثانی شدہ انتظامی منظوری 820.700 ملین روپے اپریل 2014 کو ہوئی۔ اضافہ صرف 4.716 ملین روپے کا ہے۔

(ج) سکیم ہذا تقریباً اپنی اصلی لاگت میں ہی مکمل ہو گی اور اس میں قومی نقصان نہ ہے۔ تاہم سکیم کی تکمیل میں تاخیر ہونے پر انکوائری ہوئی جس میں فیلڈ افسران ذمہ دار نہ پائے گئے کیونکہ DADEX کمپنی نے پائپ کی قیمت بہت زیادہ بڑھا دی تھی اور بعد میں فیکٹری بند کر دی تھی۔

(د) درست نہ ہے۔ محکمہ کے سیکرٹری AC پائپ لگوانے پر بضد نہ تھے۔ باقی تین صوبوں کا علم نہ ہے۔ تاہم AC پائپ HUD & PHE ڈیپارٹمنٹ سے منظور شدہ ہے اور واٹر سپلائی

سکیموں میں استعمال کیا جا رہا ہے۔ مذکورہ پائپ مختلف specifications کے ساتھ sewerage کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

(ہ) درست نہ ہے۔ تجویز کردہ پائپ GRP پائپ ہے نہ کہ پلاسٹک پائپ۔ تجویز کردہ GRP پائپ کی قیمت پہلے سے منظور شدہ AC پائپ کی قیمت کے برابر ہے۔

(و) نہیں۔ جواب اثبات میں نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جواب کے جز(ہ) میں بتایا گیا ہے کہ "درست نہ ہے۔ تجویز کردہ پائپ GRP پائپ ہے نہ کہ پلاسٹک پائپ۔ تجویز کردہ GRP پائپ کی قیمت پہلے سے منظور شدہ AC پائپ کی قیمت کے برابر ہے۔ جواب کے جز(ج) میں محکمہ تسلیم کر رہا ہے کہ اس سکیم کے لئے DADEX کمپنی کا پائپ منظور ہوا تھا اور اس نے قیمت بہت زیادہ بڑھا دی جبکہ جز(ہ) میں کہا جا رہا ہے کہ GRP اور AC پائپ کی قیمت برابر ہے۔" میری اطلاع کے مطابق ان دونوں کی قیمتوں میں بہت زیادہ فرق ہے۔ میں منسٹر صاحب سے on the floor of the House پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا DADEX کی موجودہ قیمت اور اس سکیم کے لئے منظور کئے گئے پائپ کی قیمت برابر ہے؟ منسٹر صاحب ایوان میں بتا دیں تاکہ میں ثابت کر سکوں کہ ان دونوں کی قیمت برابر ہے یا نہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! محکمہ بڑا واضح جواب دے رہا ہے کہ GRP پائپ اور AC پائپ کی قیمت برابر ہے۔ میں نے محکمہ کو واضح طور پر کہا ہوا ہے کہ اگر اسمبلی کے floor پر دی گئی کوئی information justify نہ ہو سکی تو آپ اس کے ذمہ دار ہوں گے۔ یہاں جواب میں محکمہ کی طرف سے بڑا واضح طور پر لکھا ہوا ہے اس لئے فی الحال میں اس کو own کرتا ہوں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ منظوری کے بعد اس سکیم کو کس سال میں مکمل ہونا تھا؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! original PC-I کے مطابق فروری 2013 میں اس سکیم کو مکمل ہو جانا چاہئے تھا۔ اس میں تاخیر

AC پائپ کی وجہ سے ہوئی ہے کیونکہ صرف DADEX کمپنی ہی AC پائپ بناتی تھی۔ پہلے اس نے اپنی قیمتیں بڑھادیں اور اس کے بعد یہ فیکٹری بند ہو گئی۔اس فیکٹری کی بندش کی وجہ سے تقریباً بائیس مہینے کام رُکا رہا اور بعد میں پھر ساری سکیم revise ہوئی ہے۔اب اس سکیم پر GRP پائپ لگایا جارہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جون 2015 تک اس کو مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس سکیم کی تکمیل کے بعد اس کی سالانہ کتنی running cost ہو گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! کیا آپ کے پاس اس کا جواب موجود ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! میں ابھی اس سوال کا جواب نہیں دے سکتا۔جب یہ سکیم مکمل ہو جائے گی اور اس کو متعلقہ ٹی ایم اے کے handover کر دیا جائے گا تو پھر اس کی running cost کا اندازہ لگایا جا سکے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کیا آپ نے یہ سکیم مکمل کرنے کے بعد ٹی ایم اے کے حوالے کرنی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جی، ہاں! جب یہ سکیم مکمل ہو جائے گی تو پھر اس کو متعلقہ ٹی ایم اے کے حوالے کر دیا جائے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! مجھے بھی علم ہے کہ یہ سکیم ٹی ایم اے کے حوالے ہونی ہے۔ ہمیں اس کی running cost چار سے پانچ کروڑ روپے سالانہ بتائی جا رہی ہے جبکہ ہماری ٹی ایم اے کا کل سالانہ ترقیاتی بجٹ 4 کروڑ روپے ہوتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! آپ اس حوالے سے محکمہ لوکل گورنمنٹ سے سوال پوچھ لیں تو وہ آپ کو اس کا جواب دے دیں گے۔ محکمہ ہاؤسنگ نے سکیم مکمل کرنے کے بعد ٹی ایم اے کے حوالے کر دینی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس سکیم کے PC-I میں حکومت پنجاب کے تقریباً ایک ارب روپے خرچ ہوئے ہیں اور اگر ایک ارب روپے لگانے کے بعد بھی یہ سکیم نہیں چلتی، یہ feasible نہیں رہتی تو پھر اس کا کون ذمہ دار ہو گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے اسمبلی کے حوالے سے پہلے بات کی تھی اور ابھی سیکرٹری اسمبلی نے مجھے بتایا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے ذمہ آپ کے کوئی واجبات نہیں ہیں۔ یہ پرانا سوال ہے اور

شاید آپ کے پاس update نہ ہو۔جنوری اور فروری کا بل 23ہزار روپے تھا وہ بھی ہم نے جمع کروا دیا ہے تو پنجاب اسمبلی آپ کی مقروض نہیں ہے۔امجد علی جاوید صاحب! آپ نے کیا پوچھا ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس سکیم پر حکومتی خزانے سے تقریباً ایک ارب روپے خرچ ہو رہے ہیں۔جب یہ پراجیکٹ منظور کیا گیا تو اس وقت یہ نہیں دیکھا گیا کہ جو محکمہ اس کو take over کرے گا اس کے پاس اس کو چلانے کے وسائل بھی ہیں یا نہیں اور کیا یہ سکیم مکمل ہونے کے بعد viable رہ سکے گی؟

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں، بات یہ ہے کہ جب سکیم مکمل ہو گی تو محکمہ اسے متعلقہ ٹی ایم اے کو handover کر دے گا۔آپ محکمہ لوکل گورنمنٹ سے اس بابت سوال پوچھ لیں تو ہم منسٹر لوکل گورنمنٹ سے اس کا جواب لے لیں گے۔محکمہ ہاؤسنگ سے متعلق یہ ضمنی سوال بنتا نہیں ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جی، ٹھیک ہے۔شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پہلے تو میں آپ کو اور سیکرٹری اسمبلی کو appreciate کرتا ہوں کہ آپ نے بروقت یہ clarification کر دی ورنہ میڈیا نے یہی سرخی لگائی تھی کہ پنجاب اسمبلی defaulter ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، الحمد للہ پنجاب اسمبلی کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جناب امجد علی جاوید صاحب نے جو سوال کیا ہے اُس کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ ہم سکیم handover کر دیں گے۔میں گزارش کروں گا کہ بہت ساری سکیموں کے ساتھ یہ مسئلہ ہے اور بہاولپور کی سکیموں کے ساتھ بھی یہی مسئلہ ہے۔میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ سکیم مکمل کرنے کے بعد اُس کی rimming کا سارا معاملہ PC-1 میں کیوں نہیں ڈالتے ہیں؟ اگر کوئی سکیم operative نہیں ہے تو ٹی ایم اے کہتا ہے کہ ہمارے پاس تو اتنے وسائل نہیں ہیں کہ اتنے ملازم رکھ کر ٹیوب ویل چلائیں۔وہاں پر انہوں نے ایک سکیم بنا کر نہر کے ساتھ 57 ٹیوب ویل لگائے ہیں تو اُس کے ٹرانسفارمر چوری ہو گئے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ میری بات سُن لیں۔ ہم نے اس معاملہ پر ایک دن مختص کر دیا ہے۔ میں بھی آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں کیونکہ ہمارے حلقوں میں بھی یہی کچھ ہو رہا ہے۔ آپ تمام معزز ممبران اس معاملہ کے اوپر تجاویز لے کر آئیں تو اُس کے بعد اس پر مشاورت کرنے کے بعد اس پر legislation ہونی ہے۔ منسٹر صاحب! آپ اس معاملہ پر کیا کہنا چاہتے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! جس طرح PC-1 میں cost کی بات ہوئی تو PC-1 کی first 6 months cost, میں شامل ہو گی۔ جس طرح معزز ممبر نے بھی بات کی جب سکیم بن جائے گی اور ٹی ایم اے اُس سکیم کو نہیں چلا سکتی تو وہ اُس سکیم کو own نہ کرے۔ آپ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ میں بیٹھ کر اس حوالہ سے کوئی نئی proposal لے کر آئیں کہ یہ سکیم بنی ہے ہم اس کی یہ proposal دیتے ہیں تو اُس پر ہم کوئی کمیٹی بنا کر اُس معاملہ کو دیکھ لیں گے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! یہ بات کسی ایک سکیم کے حوالہ سے نہیں ہے۔ راجن پور میں 90 فیصد سکیمیں بند پڑی ہوئی ہیں، بہاولپور اور پنجاب کے دوسرے شہروں کی بھی یہی حالت ہے۔ اس مسئلہ پر معزز ممبران بھی تجاویز لے کر آئیں اور آپ بھی ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بیٹھ کر اس پر کوئی proposal بنائیں۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک): جناب سپیکر! اس معاملہ پر بہت ساری بحث کی ضرورت ہے۔ community base بہت ساری ایسی سکیمیں بھی ہیں جو بہت زیادہ successful بھی ہیں میں نے اپنی constituency میں جو سکیمیں بنائی ہیں اُن کی planning stage پر کمیونٹی کو پہلے involve کیا ہے۔ الحمدللہ وہ سکیمیں نہ صرف آج تک بہت successful چل رہی ہیں بلکہ اُن کے پاس 10/10 لاکھ روپیہ excess fund میں پڑا ہوا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! میرے مشاہدہ کے مطابق 10 فیصد ایسی سکیمیں ہیں جو چل رہی ہیں، 90 فیصد سکیمیں بند ہیں تو اس حوالہ سے کوئی طریق کار وضع ہونا چاہئے تو اس پر تمام معزز ممبران سے میری گزارش ہے کہ آپ اس پر کوئی مثبت تجاویز دیں گے۔

اب سارے سوالات ختم ہوتے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

(جوایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور: شاہدرہ میں ٹیوب ویلوں کی بندش و دیگر تفصیلات

*1350: شیخ علاؤالدین: کیاوزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجنیئر نگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شاہدرہ لاہور کے اکثر ٹیوب ویل خراب پڑے ہیں جس کی وجہ سے شہری پانی کو ترس گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اکثر ٹیوب ویل جنریٹر کی خرابی کے باعث بند پڑے ہیں؟

(ج) کیا حکومت بند ٹیوب ویلوں اور خراب جنریٹروں کو ٹھیک کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجنیئر نگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ شاہدرہ لاہور کے اکثر ٹیوب ویل خراب پڑے ہیں جس کی وجہ سے شہری پانی کو ترس گئے ہیں۔ شاہدرہ لاہور کے علاقے میں نصب تمام ٹیوب ویل ٹھیک اور چالو حالت میں ہیں۔ شاہدرہ کے رہائشی پینے کے پانی سے مستفید ہورہے ہیں اور پانی کی کمی کا مسئلہ درپیش نہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ اکثر ٹیوب ویل جنریٹر کی خرابی کے باعث بند پڑے ہیں۔ شاہدرہ کے علاقہ میں ٹیوب ویلوں پر نصب کئے جانے والے جنریٹر ٹھیک ہیں اور ٹیوب ویلوں کو ضرورت کے مطابق جنریٹروں کے ذریعے بھی چلایا جارہا ہے۔ تاہم اگر کوئی جنریٹر خراب ہو جائے تو اسے جلد از جلد ٹھیک کرواکر قابل استعمال بنایا جاتا ہے۔

(ج) اس وقت شاہدرہ میں تمام ٹیوب ویل اور جنریٹر درست حالت میں کام کررہے ہیں۔

گوجرانوالہ: سیوریج سسٹم کو ٹھیک کروانے کا معاملہ

*1757: شیخ علاؤالدین: کیاوزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجنیئر نگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نیو حمزہ ٹاؤن رتہ باجوہ گوجرانوالہ کے علاقہ کا سیوریج سسٹم انتہائی ناقص ہو چکا ہے جس کی وجہ سے سیوریج کا گندہ پانی ہر وقت گلیوں اور سڑکوں پر کھڑا رہتا ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ بالا مسئلہ کے حل کے لئے کوئی مثبت اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) نیو حمزہ ٹاؤن دو گلیوں پر مشتمل آبادی ہے جس کا سیوریج سسٹم درست کام کر رہا ہے۔ موقع کا معائنہ کیا گیا کسی گلی یا مین سڑک پر کسی قسم کا گندہ پانی نظر نہ آیا ہے۔

حمزہ ٹاؤن میں سیوریج کی خرابی کے بارے میں کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی تاہم ڈائریکٹر انجینئر نگ واسا نے ہمراہ اپنی ٹیم موقعہ ملاحظہ کیا ہے جس کے مطابق کوئی خرابی نہیں پائی گئی ہے۔ موقع کی تصاویر ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) موقع پر سیوریج کے متعلقہ کوئی مسئلہ نہ ہے۔

قصور: پی پی۔181 میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے منصوبوں کی منظوری و دیگر تفصیلات

*684: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔181 قصور میں ہاؤسنگ کی واٹر سپلائی اور سیوریج کی کتنی سکیموں کی منظوری دی؟

(ب) ان میں سے کتنی تاحال مکمل نہ ہو سکیں، اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ج) یہ کب تک مکمل ہو جائیں گی نیز ان سکیموں کی تاخیر کا باعث بننے والے افسران کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی، اگر ہاں تو کن کن کے خلاف ان کے عہدے و گریڈ موجودہ تعیناتی سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) محکمہ پی اینڈ ڈی نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔181 ضلع قصور میں پبلک ہیلتھ انجینئر نگ ڈیپارٹمنٹ کو کسی سکیم کی منظوری نہ دی ہے۔

(ب) متعلقہ نہ ہے۔

(ج) متعلقہ نہ ہے۔

چوک نیو شاد باغ لاہور میں سڑک کی تعمیر

*1134: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیاوزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) شمالی لاہور میں عموماً اور چوک نیو شاد باغ لاہور میں ٹریفک کا بہت رش ہوتا ہے اور سڑک عبور کرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے؟

(ب) کیاحکومت شمالی لاہور میں عموماً اور مذکورہ چوک پر خصوصاً ٹریفک لائٹس لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) چونکہ شمالی لاہور میں مختلف نوعیت کی ٹریفک رواں ہے جس کا غالب حصہ آہستہ چلنے والی ٹریفک (موٹر سائیکل، رکشا، تانگہ، ریڑھا، چنگ چی وغیرہ) پر مشتمل ہے جو کہ ٹریفک لائٹس کے ذریعے کنٹرول نہیں کی جا سکتی اس لئے حکومت وہاں ٹریفک لائٹس لگانے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

لاہور: کوپر روڈ کی از سر نو تعمیر کی تفصیلات

*1237: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیاوزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کوپر روڈ لاہور (فلیٹیز ہوٹل تا گرلز کالج) پر بارش ہونے کی صورت میں پانی جمع ہو جاتا ہے جس کے باعث وہاں ٹریفک کا گزرنا اور گرلز کالج کی بچیوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ چوک میں سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار اور بیٹھ چکی ہے جس کی وجہ سے بارش کا پانی کئی کئی دن تک کھڑا رہتا ہے؟

(ج) کیاحکومت اس سڑک کو از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) کوپر روڈ لاہور (فلیٹیز ہوٹل تا گرلز کالج) نشیبی سڑک ہے۔یہاں پر بارش کا پانی واقعی جمع ہو جاتا ہے جس کے باعث ٹریفک کے گزرنے میں مشکلات پیش آتی ہیں۔کوپر روڈ پر برساتی پانی کے نکاس کے لئے کوئی علیٰحدہ نظام موجود نہ ہے۔کوپر روڈ پر رہائشی علاقے کے لئے سیوریج کا نظام قیام پاکستان سے پہلے بچھایا گیا تھا جو کہ اب فلیٹیز ہوٹل اور رہائشی علاقے سے نکاسی آب کی ضرورت کے لئے ناکافی ہے۔واسا نے مشاورتی فرم نیسپاک(NESPAK) کی مدد سے سنٹرل لاہور کے لئے ایک ماسٹر پلان تیار کیا ہے۔اس پلان کی تکمیل کے لئے خطیر رقم درکار ہے۔اس پلان کی تکمیل کے بعد ہی کوپر روڈ پر برساتی پانی کے نکاس میں بہتری ممکن ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ مذکورہ چوک میں سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے لیکن یہ درست نہ ہے کہ بارش کا پانی کئی کئی دن تک کھڑا رہتا ہے لیکن اب واسا کے عملہ کی ان تھک کاوشوں کی بدولت موجودہ سیوریج سسٹم کے ذریعے کوپر روڈ پر برساتی پانی کے نکاس کا عمل تین سے چار گھنٹے کے اندر مکمل کر لیا جاتا ہے۔

(ج) متعلقہ محکمہ ایل ڈی اے نہ ہے۔

ضلع اوکاڑہ: حویلی لکھا شہر میں سیوریج و پانی کے پائپ ڈالنے کا معاملہ و دیگر تفصیلات

*1546: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) میونسپل ٹاؤن حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ نے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کن کن مقامات وعلاقوں میں سیوریج اور پانی کے پائپ ڈلوائے اور ان پر کتنے کتنے اخراجات ہوئے؟

(ب) کن کن علاقوں میں ابھی تک سیوریج سسٹم نہیں ڈالا گیا ان مقامات علاقوں سے آگاہ کریں اور یہاں پر سیوریج سسٹم نہ ڈالنے کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ج) حویلی لکھا شہر میں کتنے محلہ جات ایسے ہیں جہاں پر انڈر گراؤنڈ سیوریج سسٹم نہ ہے بلکہ پرانا نظام نالیوں کے ذریعہ سے گندے پانی کا نکاس کیا جا رہا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ پورے شہر حویلی لکھا میں سیوریج سسٹم انڈر گراونڈ نہ ہونے کے باعث محلہ جات و گلیوں میں جگہ جگہ گندے پانی کے جوہڑ بنے ہوئے ہیں، جس سے لوگوں کو گزرنے میں مشکلات کا سامنا ہے؟

(ہ) کیا متعلقہ انتظامیہ ان مذکورہ بالا محلہ جات کا سروے کروانے کے بعد ان میں سیوریج کے پائپ ڈلوانے کے لئے مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، سال و تاریخ سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ سوال میونسپل ٹاؤن حویلی لکھا سے متعلقہ ہے۔تاہم محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیر انتظام حکومت پنجاب نے مالی سال 11-2010 میں حویلی لکھا شہر میں سیوریج سکیم شروع کی جس کا تخمینہ لاگت 199.904 ملین روپے ہے اور اس پر اب تک 101.197 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔اس سکیم کے تحت حویلی لکھا کے تمام محلہ جات جن میں پہلے سے سیوریج کی سہولت میسر نہ تھی وہاں سیوریج سسٹم لگایا جارہا ہے۔اس سکیم پر مالی سال 11-2010 سے لے کر مالی سال 14-2013 تک 101.292 ملین روپے مہیا کئے گئے اور اس پر خرچ کئے گئے سکیم اور فنڈز کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اس کے علاوہ محکمہ ہذا کے زیر انتظام مالی سال 11-2010 کے دوران حویلی لکھا شہر کے لئے حکومت پنجاب نے واٹر سپلائی کی سکیم منظور کی جس کا تخمینہ لاگت 103.207 ملین روپے اور اب تک 87.42 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سیوریج سکیم حویلی لکھا کے تحت شہر کے تمام محلہ جات کو اس سکیم میں شامل کیا گیا ہے۔ مندرجہ ذیل محلہ جات، موڑھے والی آبادی، پرانی حویلی، ریلوے روڈ، شکور آباد، حجرہ روڈ، بلی سائیں اور مال گودام روڈ پر کام مکمل ہو چکا ہے۔اور ہیڈ سلیمانکی روڈ، جمعہ خان روڈ، محلہ اسلام پورہ اور حجرہ روڈ کی ملحقہ آبادی میں سیوریج ڈالنا ابھی باقی ہے اور موقع پر کام جاری ہے اور ان تمام محلہ جات میں فراہمی فنڈز پر مالی سال 15-2014 تک کام مکمل کر لیا جائے گا۔

(ج) بعض محلہ جات جن کی گلیاں کافی تنگ ہیں اور وہاں پر سیور لائن نہیں ڈالی جا سکتی۔ان گلیوں میں نکاسی نالیوں کے ذریعے کی گئی ہے اور سیوریج لائن میں ملا دیا گیا ہے۔ان محلہ جات میں محلہ ڈھکی، مین بازار، جامع مسجد گول چکر، آبادی دیوان اور محلہ اسلام پورہ شامل ہیں۔

(د) یہ درست ہے کہ پورے شہر حویلی لکھا میں سیوریج سسٹم موجود نہ ہے۔ جس کی وجہ سے عوام کو دشواری کا سامنا ہے۔ جاری منصوبہ مکمل ہونے کے بعد تمام مسائل حل ہو جائیں گے۔

(ہ) سیوریج سکیم پر کام جاری ہے اور مکمل فنڈز کے اجراء کے بعد تمام محلہ جات میں سیوریج پائپ ڈال دیئے جائیں گے اور یہ منصوبہ مالی سال 15-2014 تک مکمل ہو جائے گا۔

لاہور میں نصب کئے گئے ٹیوب ویل واخراجات کی تفصیلات

*1659: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) واسا لاہور نے سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کتنے ٹیوب ویل کس کس جگہ نصب کئے؟

(ب) ان پر کتنی رقم فی ٹیوب ویل خرچ ہوئی؟

(ج) ان ٹیوب ویلوں کی مشینری کہاں کہاں سے خرید کی گئی؟

(د) کس کس ٹیوب ویل کی مشینری ناقص اور غیر معیاری پائی گئی؟

(ہ) اس وقت ان میں سے کون کون سے ٹیوب ویل کب سے بند پڑے ہیں کیا حکومت ان کے خراب یا بند ہونے کی تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) واسا لاہور میں سال 12-2011 میں 37 عدد جبکہ 13-2012 میں 11 عدد ٹیوب ویلوں نصب کئے گئے۔ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 12-2011 میں 37 جبکہ 13-2012 میں گیارہ ٹیوب ویل نصب کئے گئے۔فی ٹیوب ویل خرچ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان ٹیوب ویلوں کے پمپس کے ایس بی (KSB) پمپس کمپنی لمیٹڈ سے جبکہ موٹریں سیمنز (Siemens) پاکستان انجینئرنگ کمپنی (پرائیویٹ) لمیٹڈ سے خریدی گئیں۔

(د) ان میں سے کسی بھی ٹیوب ویل کی مشینری ناقص یا غیر معیاری نہیں پائی گئی۔

(ہ) اس وقت ان میں سے کوئی بھی ٹیوب ویل خراب یا بند نہ ہے۔

لاہور: جناح باغ کے پارکوں کی صورتحال

*1896: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) جناح باغ لاہور میں کل کتنے ملازمین تعینات ہیں، ان سب کے نام، عہدہ اور عرصہ تعیناتی سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جناح باغ میں دو چلڈرن / فیملی پارک ہیں جن میں بچوں اور فیملی کے علاوہ جوان لڑکوں کے داخلے پر پابندی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان دونوں چلڈرن / فیملی پارکوں پر ایک عرصہ سے کوئی توجہ نہ دی گئی ہے جس کی وجہ سے ان میں گھاس اکھڑ چکی ہے۔وہاں تنصیب بچوں کی سلائیڈیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور جوان لڑکوں کو داخلے سے روکنے کے لئے کوئی سکیورٹی نہ ہے، جس کی وجہ سے اس پارک کا حسن خراب ہو کر رہ گیا ہے؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت جناح باغ لاہور میں موجود دونوں چلڈرن / فیملی پارکوں میں بچوں کے لئے نئی سلائیڈیں اور گھاس لگانے، لڑکوں کے داخلے پر پابندی کے انتظامات کرنے اور ان پارکوں کی خوبصورتی پر توجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) باغ جناح میں تعینات ملازمین کے نام، عہدہ اور عرصہ تعیناتی کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ہاں! یہ درست ہے کہ باغ جناح میں دو چلڈرن پارکس ہیں جن میں صرف بچوں اور فیملی کے داخلہ کی اجازت ہے جبکہ جوان لڑکوں کے داخلے پر پابندی ہے۔ تاہم چھٹی والے دن ان

چلڈرن پارک میں رش ہونے کی وجہ سے بسااوقات فیملی کے ساتھ آئے ہوئے نوجوان ان چلڈرن پارک میں داخل ہو جاتے ہیں جن کو سکیورٹی سٹاف باغ جناح بلاتعمل باہر نکال دیتا ہے۔مزید برآں چلڈرن پارک مال روڈ سائیڈ باغ جناح کے اندر حضرت بابا شرف الدینؒ صاحب کا دربار واقع ہے اس دربار پر عقیدت مند فاتحہ پڑھنے کے لئے داخل ہوتے ہیں جنہیں دعا مانگنے کے بعد فوراً چلڈرن پارک سے باہر نکال دیا جاتا ہے۔

(ج) یہ سوال مبنی بر حقیقت نہ ہے کہ مذکورہ چلڈرن پارکس پر ایک عرصہ سے کوئی توجہ نہ دی گئی ہے جس سے ان پارکس کا حسن خراب ہو کر رہ گیا ہے۔درحقیقت باغ جناح میں مفت تفریحی سہولیات میسر ہونے کی وجہ سے لوگوں کی ایک بڑی تعداد روزانہ اس باغ میں آتی ہے اور اس کی خوبصورتی، رعنائی اور تفریحی سہولیات سے محظوظ ہوتی ہے۔باغ جناح کے دیگر حصوں کی طرح ان چلڈرن پارکس پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے تاکہ اس کے حسن و رعنائی کو برقرار رکھا جائے تاہم ان پارکس میں لگائی گئی گھاس کی مناسب نشوونما اس وجہ سے نہ ہو پاتی ہے کہ عورتوں اور بچوں کی ایک بڑی تعداد ان پارکس میں داخل ہوتی ہے اور اُن کے اُچھلنے کودنے کی وجہ سے لگائی گئی گھاس کی بروقت نشوونما نہیں ہو پاتی پھر بھی انتظامیہ باغ جناح نقصان زدہ پلاٹس میں دوبارہ گھاس لگا دیتی ہے اور نوجوانوں کے داخلہ پر مستقل پابندی عائد ہے۔ان پارکس میں نصب شدہ بچوں کی سلائیڈیں پرانی ہو چکی ہیں جن کو بروقت مرمت کر کے قابل استعمال بنایا جاتا ہے۔جہاں تک ان پارکس میں جوان لڑکوں کے داخلے کا سوال ہے چھٹی والے دن چلڈرن پارک میں رش ہونے کی وجہ سے بسااوقات فیملی کے ساتھ آئے ہوئے نوجوان ان چلڈرن پارکس میں داخل ہو جاتے ہیں جن کو سکیورٹی سٹاف باغ جناح بلاتعمل باہر نکال دیتا ہے۔مزید برآں چلڈرن پارک مال روڈ سائیڈ باغ جناح کے اندر حضرت بابا شرف الدینؒ صاحب کا دربار واقع ہے اس دربار پر عقیدت مند فاتحہ پڑھنے کے لئے داخل ہوتے ہیں جنہیں دعا مانگنے کے بعد فوراً چلڈرن پارک سے باہر نکال دیا جاتا ہے۔

(د) جزہائے بالا کا تفصیلی جواب اُوپر دیئے گئے پیرائے میں بیان کر دیا ہے مزید برآں انتظامیہ پی ایچ اے و باغ جناح، ان چلڈرن پارکس کی خوبصورتی اور حُسن کو بحال رکھنے کے لئے ہر وقت کوشاں ہے۔ان پارکس میں نصب شدہ سلائیڈوں کو بروقت مرمت کر کے قابل استعمال رکھا جاتا ہے اور نقصان زدہ حصوں میں دوبارہ گھاس لگا دی جاتی ہے اور نوجوانوں کے

داخلہ پر مستقل پابندی عائد ہے کیونکہ ان چلڈرن پارکس میں داخلہ فری ہوتا ہے جس وجہ سے عورتوں اور بچوں کی ایک بڑی تعداد ان تفریحی تنصیبات سے محظوظ ہوتی ہے اور گنجائش سے زیادہ عورتوں اور بچوں کی تفریحی تنصیبات کے استعمال سے بسااوقات ان کو مرمت کرنے میں وقت درکار ہوتا ہے۔

لاہور: یو سی۔45اور46میں سیوریج سسٹم و پانی کی فراہمی کی تفصیلات

*1963: سردار وقاص حسن موکل: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یو سی۔45اور46لاہور کے کتنے ایسے علاقے ہیں جہاں پر سیوریج سسٹم نہ ہے۔ان علاقوں کو کب تک سیوریج سسٹم فراہم کر دیا جائے گا؟

(ب) کتنے ایسے علاقے ہیں جن میں پینے کے پانی کی فراہمی نہ کی گئی ہے،ان علاقوں میں کب تک پانی کی فراہمی شروع کر دی جائے گی؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) مذکورہ یوسیز میں واسا کے زیر انتظام علاقوں میں سیوریج سسٹم موجود ہے۔

(ب) مذکورہ یوسیز میں واسا کے زیر انتظام علاقوں میں واٹر سپلائی نظام موجود ہے۔

لاہور: لگائے گئے واٹر فلٹریشن پلانٹس کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1964: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یو سی۔45اور46لاہور میں واٹر فلٹریشن پلانٹس نہیں لگائے گئے اگر لگائے گئے ہیں تو ان مقامات کے نام سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔146لاہور کی کن کن یوسیز میں واٹر فلٹریشن لگائے گئے ہیں اور کتنی یو سیز ایسی ہیں جن میں تاحال واٹر فلٹریشن پلانٹس نہیں لگائے گئے۔اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ج) پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی۔146لاہور کی جن یوسیز میں واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے گئے۔ان پر کتنے اخراجات آئے۔یوسیز وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) ان میں سے کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹس چالو حالت میں ہیں اور کتنے خراب یا بند پڑے ہیں ان کو ٹھیک کیوں نہیں کروایا جارہا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) واسا لاہور نے یوسی 45 اور 46 میں کوئی واٹر فلٹریشن پلانٹ نہیں لگایا ہے۔

(ب) پچھلے پانچ سالوں میں پی پی۔146 میں واسا لاہور نے مندرجہ ذیل جگہوں پر فلٹریشن پلانٹس لگائے گئے ہیں:

(1) شاہ کمال روڈ مجاہد آباد مغل پورہ ٹیوب ویل UC-47

(2) جہانگیر روڈ مغل پورہ ٹیوب ویل UC-48

(3) ڈرائی پورٹ مغل پورہ ٹیوب ویل UC-55

(4) اقبال پارک ٹیوب ویل UC-56

پی پی۔146 کی تین یوسیز ایسی ہیں جن میں تاحال واسا نے واٹر فلٹریشن پلانٹس نہیں لگائے۔ جن یوسیز میں پینے والے پانی میں سنکھیا کی مقدار زیادہ ہے وہاں ترجیحی بنیادوں پر واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے گئے ہیں۔

(ج) واسا لاہور نے پی پی۔146 میں درج بالا چار عدد واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے جن کی تنصیب پر 2.3 ملین روپے فی واٹر فلٹریشن پلانٹ خرچ آیا۔

(د) اس وقت مذکورہ بالا تمام فلٹریشن پلانٹس چالو حالت میں ہیں۔

لاہور: باغ جناح میں موجود دو پارکوں کی ابتر صورتحال کی تفصیلات

*1997: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جناح باغ لاہور میں بچوں / خواتین کے لئے دو پارک ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان دونوں پارکوں میں بچوں کی سلائیڈیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور وہاں گھاس کی خوبصورتی پر کوئی توجہ نہ دی جاتی ہے؟

(ج) حکومت متعلقہ ذمہ داران کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ باغ جناح میں دو چلڈرن پارکس ہیں جن میں صرف بچوں اور فیملی کے داخلہ کی اجازت ہے جبکہ جوان لڑکوں کے داخلے پر پابندی ہے۔ تاہم چھٹی والے دن ان چلڈرن پارک میں رش ہونے کی وجہ سے بسااوقات فیملی کے ساتھ آئے ہوئے نوجوان ان چلڈرن پارک میں داخل ہو جاتے ہیں جن کو سکیورٹی سٹاف باغ جناح بلا تعمل باہر نکال دیتا ہے۔ مزید برآں چلڈرن پارک مال روڈ سائیڈ باغ جناح کے اندر حضرت بابا شرف الدینؒ صاحب کا دربار واقع ہے اس دربار پر عقیدت مند فاتحہ پڑھنے کے لئے داخل ہوتے ہیں جنہیں دعا مانگنے کے بعد فوراً چلڈرن پارک سے باہر نکال دیا جاتا ہے۔

(ب) درحقیقت باغ جناح میں مفت تفریحی سہولیات میسر ہونے کی وجہ سے لوگوں کی ایک بڑی تعداد روزانہ آتی ہے اور اس کی خوبصورتی، رعنائی اور تفریحی سہولیات سے محظوظ ہوتی ہے۔ باغ جناح کے دیگر حصوں کی طرح ان چلڈرن پارکس پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے تاکہ اس کے حسن و رعنائی کو برقرار رکھا جائے تاہم ان پارکس میں نصب شدہ بچوں کی سلائیڈیں پرانی ہو چکی ہیں جن کو بروقت مرمت کر کے قابل استعمال بنایا جاتا ہے نیز ان پارکوں میں لگائی گئی گھاس کی مناسب نشوونما اس وجہ سے نہ ہو پاتی ہے کہ عورتوں اور بچوں کی ایک بڑی تعداد ان پارکس میں داخل ہوتی ہے اور اُن کے اُچھلنے کودنے کی وجہ سے لگائی گئی گھاس کی بروقت نشوونما نہ ہو پاتی ہے تاہم پھر بھی انتظامیہ جناح باغ نقصان زدہ پلاٹس میں دوبارہ گھاس لگا دیتی ہے۔

(ج) جناح باغ میں روزانہ صبح و شام سیر کرنے والے حضرات باغ جناح کی تزئین و آرائش کی بابت پی ایچ اے انتظامیہ کی معترف ہیں اور وہ اس بات کے داعی ہیں کہ پی ایچ اے انتظامیہ کے زیر کنٹرول باغ جناح کی خوبصورتی میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔

ضلع ننکانہ صاحب: گاؤں سید والہ کے سیوریج سسٹم کی بندش کی تفصیلات

*2000: جناب جمیل حسن خان: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔174 ننکانہ صاحب کی حدود میں ٹاؤن سید والہ کے سیوریج نظام پر 2002-07 کے دوران میں کروڑوں روپے خرچ کئے گئے، واٹر ڈسپوزل کے لئے ٹیوب ویل نصب کیا گیا؟

(ب) اگر یہ درست ہے تو یہ سیوریج نظام کروڑوں روپے خرچ کرنے کے باوجود بند پڑا ہے، آیا محکمہ نے اس کو چلانے کے لئے کوئی پلان تیار کیا ہے اگر ہاں تو اس کی تفصیلات بیان کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کام میں ناقص مٹیریل استعمال ہوا جس بناء پر مقررہ مدت سے پہلے ہی ناکارہ ہو گیا ہے؟

(د) کیا حکومت اس کی تحقیقات کروانے اور ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے، اس کام کو مکمل کرنے اور اس کو چالو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) سید والہ پی پی۔174 ننکانہ صاحب میں 2002 سے لے کر جولائی 2005 تک سیوریج کی مد میں کوئی رقم خرچ نہیں البتہ اگست 2005 میں سیوریج سکیم سید والہ 7.675 ملین روپے کی لاگت سے منظور ہوئی جو جون 2007 میں مکمل ہو گئی۔ بعد ازاں 2009 میں ترمیمی سکیم سید والہ منظور ہوئی تو تخمینہ لاگت 7.675 ملین سے بڑھ کر 8.780 ملین ہو گیا جس کی تکمیل جون 2011 میں ہوئی گندے پانی ڈسپوزل کے لئے دو عدد پمپ نصب کئے گئے ہیں۔

(ب) سکیم پر کل رقم 9.106 ملین روپے خرچ ہوئے۔ تکمیل کے بعد سکیم کی دیکھ بھال کا ذمہ ٹی ایم اے ننکانہ صاحب کا تھا جس کے لئے ٹی ایم اے ننکانہ صاحب کو بارہا درخواست کی گئی لیکن متعدد کوششوں کے باوجود سکیم ٹی ایم اے کے حوالے نہ ہو سکی نتیجتاً بجلی کا بل ادا نہ ہونے کے سبب بجلی کا کنکشن منقطع ہو گیا اور سکیم عملاً بند ہو گئی محکمہ کے پاس سکیم کی دیکھ بھال کے لئے رقم موجود نہیں ہے اور اس کی مکمل بحالی کے لئے تقریباً 1.5 ملین روپے درکار ہوں گے تخمینہ لاگت ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اگر حکومت یہ رقم مہیا کر دے تو سکیم دوبارہ بحال کی جا سکتی ہے ا

(ج) سکیم محکمہ کے مقرر کردہ معیار کے مطابق تعمیر ہوئی ہے البتہ تین سال سے دیکھ بھال نہ ہونے کے سبب اور بجلی کا کنکشن منقطع ہونے کے باعث بند ہو گی جب یہ معاملہ ڈی سی او ننکانہ صاحب کے علم میں لایا گیا تو انہوں نے ٹی ایم اے اور PHED کی مشترکہ میٹنگ بلائی اور

طے پایا کہ محکمہ سکیم چلائے گا اور ٹی ایم اے اس کو takeover کرے گا۔ ڈی سی او صاحب کی ہدایت کے مطابق بجلی کا کنکشن بحال کروا کر اور ضروری مرمت کے بعد مشینری چالو کر دی گئی لیکن ٹی ایم اے نے سکیم پھر بھی takeover نہیں کی اور مطالبہ کر دیا کہ تمام سیور پائپوں کی صفائی کروا کے دیں۔ پائپوں میں جمع شدہ گار کی صفائی کے بعد سکیم بحال ہو سکتی ہے بحالی کا تخمینہ لاگت اوپر (ب) میں بیان کیا گیا ہے۔

(د) تاحال محکمہ نے کسی قسم کی تحقیقات کا آغاز نہیں کیا اور نہ ہی ایسا ارادہ ہے کیونکہ سکیم کی تکمیل کے بعد دیکھ بھال کی ذمہ داری ٹی ایم اے کی تھی۔ سکیم کے بند ہونے میں محکمہ کا کوئی قصور نہیں ہے اگر حکومت فنڈز مہیا کر دے تو سکیم بحال ہو سکتی ہے۔

ضلع بہاولنگر: پی پی۔284 میں قائم LOW INCOME ہاؤسنگ سکیم کی تفصیلات

*2005: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔284 فورٹ عباس شہر ضلع بہاولنگر میں low income ہاؤسنگ سکیم جو کہ عرصہ 35 سال سے نامکمل اور بند پڑی ہوئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈویلپمنٹ مکمل نہ ہونے کی وجہ سے آج تک یہ غیر آباد ہے جبکہ پلاٹوں کی الاٹمنٹ ہو چکی ہے اور مالکان تمام اقساط جمع کروا چکے ہیں، کیا محکمہ اس کی ڈویلپمنٹ مکمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی، نہیں۔ یہ سکیم 1978 میں ہر لحاظ سے مکمل ہو چکی ہے۔ تمام پلاٹوں کی الاٹمنٹ بھی مکمل ہے لیکن شہری آبادی سے مناسب فاصلہ نہ ہونے کی وجہ سے سکیم غیر آباد ہے۔

(ب) جی، نہیں۔ اس سکیم کے تمام ترقیاتی کام 1978 میں مکمل ہو چکے ہیں لیکن سکیم کے غیر آباد ہونے اور ایک طویل عرصے سے maintenance نہ ہونے کی وجہ سے اس کی سروسز غیر فعال ہو چکی ہے جس کو بحال کرنے کی ضرورت ہے۔

ضلع بہاولنگر: واٹر سپلائی اور سیوریج کی فراہمی کی تفصیلات

*2006: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔284 فورٹ عباس ضلع بہاولنگر میں پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی تقریباً سولہ واٹر سپلائی سکیمیں جو مختلف دیہاتوں کو پینے کا پانی مہیا کر رہی تھیں، عرصہ دراز سے بند پڑی ہیں، جس کی وجہ سے علاقہ کے لوگ پینے کے پانی سے محروم ہیں، محکمہ ان کو کب تک چالو کر دے گا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔284 میں کھچی والا اور مروٹ دو اہم قصبے ہیں جن کا زیر زمین پانی انتہائی کڑوا ہے ان دونوں قصبوں میں واٹر سپلائی اور سیوریج نہ ہونے کے برابر ہے کیا محکمہ ان دونوں قصبوں میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے نظام کو بہتر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف)

1۔ حلقہ پی پی۔284 فورٹ عباس ضلع بہاولنگر میں سولہ واٹر سپلائی سکیمیں اس لئے بند پڑی ہیں۔ ان میں اکثر کینال سورس پر تھیں جن کو عوام نے بعد میں پسند نہ کیا۔ اور کچھ سکیمیں اپنا designed پریڈ ختم ہونے پر بند ہو گئی تھیں۔ محکمہ devolved ہونے کے بعد ان سکیموں کی دیکھ بھال نہ کی جا سکی جس کی وجہ سے واٹر سپلائی سکیمیں بند ہو گئی تھیں۔ سال 2013-14 میں محکمہ نے سروے کیا اور سولہ واٹر سپلائی سکیموں میں سے گیارہ واٹر سپلائی سکیمیں Rehabilitation Block برائے سال 2014-15 میں شامل کر لی گئی ہیں۔ ان میں سے سات واٹر سپلائی سکیمیں approved ہو چکی ہیں (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2۔ باقی چار واٹر سپلائی سکیمیں منظوری کے مراحل میں ہیں محکمہ قواعد وضوابط کو پورا کرتے ہوئے یہ سکیمیں سال 2014-15 اور 2015-16 میں مکمل کر کے چالو کر دے گا۔

(ب)

1۔ یہ درست ہے کہ کھچی والا اور مروٹ حلقہ پی پی۔284 میں اہم قصبے ہیں اور ان کا زیر زمین پانی کڑوا ہے۔ واٹر سپلائی سکیم کھچی والا مالی سال 1990-91 اور واٹر سپلائی سکیم مروٹ مالی سال 1985-86 کے دوران مکمل ہوئی تھی اور دونوں سکیمیں چل رہی ہیں۔ تاہم آبادی کے بڑھنے کی وجہ سے ان دونوں قصبوں کی اضافی آبادی کو پانی سپلائی نہ ہو رہا ہے اس لئے دونوں

قصبوں کی واٹر سپلائی سکیموں کی توسیع کے لئے CM Directive جاری ہو چکا ہے جس کا نمبر درج ذیل ہے Dated:10-10-2014 M Directive No. DS(REGU) CMO/AA-191/14/C/039715 Feasibility Report/one page Estimate جمع کروا دیئے ہیں۔(Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2۔ سیوریج سکیم کھچی والا اور سیوریج سکیم مروٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کی Feasibility Report /one page Estimate تیار کر کے محکمہ نے منظوری کے لئے CM Office بجھوا دی ہیں۔ کیونکہ کھچی والا اور مروٹ میں محکمہ PHED نے نکاسی آب کی کوئی سکیم نہ بنائی ہے صورتحال گمبھیر ہے۔ تاہم دونوں قصبوں کے وسیع تر مفاد میں نکاسی آب کے لئے ان کمپونٹس Trunk Sewer, Lateral Sewer, Disposal Work, Drain, Sullage Carrier, Street Payment کو شامل کیا گیا ہے لہذا محکمہ منظوری کے بعد قواعد وضوابط کو سامنے رکھتے ہوئے دو سال کی مدت میں مکمل کر دے گا۔

فیصل آباد: پی ایچ اے کے ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2162: میاں طاہر: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد پی ایچ اے کے کل ملازمین کی تعداد، عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ب) ان ملازمین کے سال 12-2011 اور 13-2012 کے اخراجات تنخواہوں کے اور دیگر مد وار بتائیں؟

(ج) گریڈ پانچ اور اوپر کے ملازمین میں سے کس کس کے خلاف کس کس بناء پر محکمانہ اور قانونی کارروائی ہو رہی ہے۔ تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(د) کس کس ملازم کے خلاف رقم کی خُورد بُرد پر کارروائی یا انکوائریاں ہو رہی ہیں ان کے نام عہدہ اور گریڈ مع عرصہ تعیناتی بتائیں؟

(ہ) کیا جن ملازمین کے خلاف رقم کی خُورد بُرد پر کارروائی یا انکوائری ہو رہی ہے ان کو اس ضلع سے ٹرانسفر کرنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) تفصیل ملازمین بر فلیگ (A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مالی سال 12-2011 کے دوران تنخواہوں اور الاؤنسز پر 192.113 ملین روپے خرچ ہوئے اور مالی سال 13-2012 کے دوران تنخواہوں اور الاؤنسز کی مد میں 196.658 ملین روپے خرچ ہوئے۔

(ج) کوئی نہ ہے۔

(د) کوئی نہ ہے۔

(ہ) کوئی نہ ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

لاہور: سمن آباد کی سڑکات کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

9: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

سمن آباد لاہور کی سڑکات جو ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو رہی ہیں، حکومت کب تک ان کی مرمت و بحالی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ (جناب تنویر اسلم ملک):

سمن آباد لاہور کی سڑکات کی مرمت کے لئے تخمینہ جات تیار کئے گئے ہیں جن کی منظوری کے بعد آئندہ مالی سال میں کام شروع کروائے جائیں گے۔

یو سی۔88 ملتان روڈ لاہور میں سیوریج لائن سے متعلقہ تفصیلات

23: جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شیخ عزیز سٹریٹ (یو سی۔88 مہاجر آباد) ملتان روڈ لاہور کی مین سیوریج لائن چوک مہاجر آباد تا چھپڑ سٹاپ عرصہ دراز سے گار سے اٹی ہوئی ہے جس کی وجہ سے سیوریج کا پانی اکثر اوقات گٹر سے باہر آنا شروع ہو جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اہل علاقہ کے مکین کئی بار افسران کے نوٹس میں یہ بات لا چکے ہیں لیکن ابھی تک اس مین سیوریج کی جزوی طور پر صفائی کی جاتی رہی ہے لیکن ابھی تک مکمل طور پر صفائی نہیں کی گئی؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اہل علاقہ کی اس مشکل کو مستقل طور پر ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے کہ شیخ عزیز سٹریٹ (یوسی۔88 مہاجر آباد) ملتان روڈ لاہور کی مین سیوریج لائن (چوک مہاجر آباد تا چھپڑ سٹاپ) کا سیور بیٹھ جانے (settled) کی وجہ سے پانی گٹر سے باہر آجاتا تھا لیکن اب مذکورہ سیوریج لائن کے متاثرہ حصہ کو تبدیل کر کے نکاسی آب کا نظام درست کر دیا گیا ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ اہل علاقہ کی طرف سے مذکورہ سیور لائن میں بندش کی شکایت موصول ہوئی اور صفائی کر کے سیور لائن کو چالو کیا گیا۔ سیور کے بیٹھ جانے کی وجہ سے بندش ہو جاتی تھی۔ سیور لائن کے متاثرہ حصہ کی تبدیلی کے بعد اب سیور بندش کی شکایت نہ ہے۔

(ج) مذکورہ سیور لائن کے متاثرہ حصہ کو تبدیل کر کے نکاسی آب کا نظام درست کر دیا گیا ہے اور اب سیور بندش کی شکایت نہ ہے۔

سیالکوٹ: تحصیل ڈسکہ میں واٹر فلٹریشن پلانٹ سے متعلقہ تفصیلات

40: جناب محمد آصف باجوہ، (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسکہ سٹی حلقہ پی پی۔130 خصوصاً ڈسکہ کلاں میں کوئی واٹر فلٹریشن پلانٹ نہ ہے؟

(ب) کیا حکومت ڈسکہ کلاں میں کوئی واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) درست ہے کہ ڈسکہ کلاں میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگا ہوا ہے اور ٹی ایم اے ڈسکہ اس کی دیکھ بھال کر رہا ہے۔

(ب) فی الوقت ڈسکہ کلاں میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ نہیں ہے۔

لاہور: سمن آباد ٹاؤن یو سی۔88 میں پانی سے متعلقہ تفصیلات

77: جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سمن آباد ٹاؤن یو سی۔88 میں اقبال سٹریٹ گلی نمبر 9 عالمگیر پارک ملتان روڈ لاہور میں کئی سالوں سے واٹر لائن میں سیوریج کا گندہ پانی مکس ہو کر مکینوں کو مل رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ کے اہلکاران نے سروے کر کے اپنے متعلقہ افسران کو اس واٹر لائن کی تبدیلی کی سفارش کی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اہل علاقہ متذکرہ بالا سٹریٹ میں نئی لائن بچھانے کے لئے متعلقہ افسران کو کئی بار درخواستیں بھی دے چکے ہیں؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ بالا سٹریٹ میں نئی پائپ لائن بچھا کر لوگوں کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) اقبال سٹریٹ گلی نمبر 9 عالمگیر پارک (یو سی۔88) ملتان روڈ لاہور میں واٹر سپلائی لائن تقریباً 30 سے 35 سال قبل بچھائی گئی تھی جس کی تبدیلی ناگزیر تھی۔ فنڈز کی دستیابی ہوتے ہی مذکورہ لائن کو تبدیل کر دیا گیا ہے اور اب اس حوالے سے کوئی شکایت نہ ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔ فنڈز کی دستیابی ہوتے ہی مذکورہ لائن کو تبدیل کر دیا گیا ہے۔

(ج) فنڈز کی دستیابی کے ساتھ ہی مذکورہ لائن کو تبدیل کر دیا گیا ہے۔

(د) حکومت پنجاب نے واٹر سپلائی کی پرانی و بوسیدہ لائنوں کی تبدیلی کے منصوبہ گیسٹر و پیکیج کی منظوری دے دی ہے جس کے تحت مذکورہ گلی کی واٹر سپلائی بھی تبدیل کر دی گئی ہے اور لوگ پینے کے صاف پانی سے مستفید ہو رہے ہیں۔

علامہ اقبال ٹاؤن کریم بلاک لاہور میں سینما کے لئے
مختص پلاٹ سے متعلقہ تفصیلات

91: سید طارق یعقوب: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ایل ڈی اے کی رہائشی سکیم علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے کریم بلاک میں سینما کے لئے کوئی پلاٹ مختص تھا؟

(ب) اگر سینما کے لئے پلاٹ مختص تھا تو اس کی تعمیر میں کیا امر مانع ہے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ابتدا میں ایل ڈی اے پلاٹ نمبر 56 کمرشل زون علامہ اقبال ٹاؤن سکیم سینما کے لئے مختص تھا جو کہ مجاز اتھارٹی کی منظوری کے بعد 1992-01-20 کو رہائشی پلاٹ میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔

(ب) چونکہ مجوزہ جگہ کو رہائشی پلاٹ میں تبدیل کر دیا گیا تھا لہذا سینما کی تعمیر ممکن نہ ہے۔

لاہور: سکیم موڑ تا سوڈیوال سیوریج سسٹم سے متعلقہ تفصیلات

135: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سکیم موڑ تا سوڈیوال (ملتان روڈ لاہور) میں نیا سیوریج سسٹم بنایا گیا یہ کب بنایا گیا اور اس پر کتنی لاگت آئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چھپڑ سٹاف تا سمن آباد تک بھی نیا ڈرینج سسٹم چالو کیا گیا مگر سوڈیوال سے سمن آباد تک ڈرین سسٹم بند کر دیا گیا جس کی وجہ سے اس علاقہ کی تمام گلیوں (خلیل سٹریٹ، حسین سٹریٹ اور رفیق سٹریٹ) میں نکاسی نہ ہونے کی وجہ سے سیوریج کا گندہ پانی ہر وقت کھڑا رہتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متاثرہ علاقہ کے لوگ کئی بار متعلقہ افسران کو تحریری شکایت کر چکے ہیں لیکن اس مسئلے کو حل نہ کیا گیا؟

(د) اگر جز ہائے بالا کے جوابات اثبات میں ہیں تو کیا حکومت متذکرہ بالا جگہ سوڈیوال سے سمن آباد تک نیا سیوریج سسٹم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے کہ سکیم موڑ تا سوڈیوال (ملتان روڈ لاہور) میں نیا سیوریج سسٹم بنایا گیا۔ یہ نیا سیوریج سسٹم مارچ 2013 میں 7.546 ملین روپے کی لاگت سے مکمل ہوا۔ یہ کام محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کی طرف سے deposit work تھا جس کی تکمیل واسا لاہور نے کی۔

(ب) مذکورہ علاقے کا نیا ڈرینج سسٹم کا کام محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کی جانب سے مکمل کیا گیا لہذا اس کا جواب محکمہ سی اینڈ ڈبلیو سے لینا مناسب ہو گا۔

(ج) مذکورہ علاقے کا نیا ڈرینج سسٹم کا کام محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کی جانب سے مکمل کیا گیا لہذا اس کا جواب محکمہ سی اینڈ ڈبلیو سے لینا مناسب ہو گا۔

(د) اس کا جواب محکمہ سی اینڈ ڈبلیو سے لینا مناسب ہو گا۔

ضلع لاہور میں سیوریج نکاس سے متعلقہ تفصیلات

217: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں سیوریج کے نکاس کے لئے کل کتنے outlets ہیں اور یہ کس کس مقام پر واقع ہیں؟

(ب) لاہور میں سیوریج کے کتنے نالے موجود ہیں یہ کس کس جگہ سے گزر رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ بعض نالوں پر لینٹر ڈالا گیا ہے اور بعض کھلے ہیں، علیحدہ علیحدہ تعداد بتائی جائے؟

(د) لاہور سے گزرنے والے تمام نالوں کی کل لمبائی کیا ہے، الگ الگ نالہ وار تفصیل بتائی جائے؟

(ہ) کیا موجودہ نالے لاہور کے شہر کی ضرورت کو صحیح طریقے سے پورا کر رہے ہیں؟

(و) لاہور میں سیوریج کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے کون کون سے منصوبے حکومت کے زیر غور ہیں اور LOS سے ملتان تک نالہ کی موجودہ صورتحال بتائی جائے۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) واسالاہور میں سیوریج کے نکاس کے لئے 14 آؤٹ لٹس مندرجہ ذیل مقامات پر واقع ہیں:

1۔ محمود بوٹی بند روڈ لاہور شالامار ٹاؤن
2۔ شاد باغ بند روڈ راوی ٹاؤن
3۔ کھوکھر روڈ شاد باغ راوی ٹاؤن
4۔ فرخ آباد شاہدرہ
5۔ مین آؤٹ فال روڈ نمبر 1 سگیاں انٹر چینج
6۔ مین آؤٹ فال روڈ نمبر 2 سگیاں انٹر چینج
7۔ مین آؤٹ فال روڈ نمبر 3 سگیاں انٹر چینج
8۔ گلشن راوی بند روڈ
9۔ سبزہ زار ملتان روڈ
10۔ ماڈل ٹاؤن
11۔ نشتر کالونی فیروزپور روڈ نشتر ٹاؤن
12۔ جوہر ٹاؤن شوکت خانم ہسپتال
13۔ شاہدرہ ٹاؤن نزد پرانا راوی پل
14۔ فارسٹ کالونی بتی چوک رنگ روڈ راوی ٹاؤن

(ب) لاہور شہر میں سیوریج کے نکاس کے لئے کوئی نالہ نہ ہے۔ تاہم برساتی نالے سیوریج کے نکاس کے لئے استعمال ہو رہے ہیں۔ تفصیل اس طرح ہے:

i. کینٹ ڈرین (میاں میر ڈرین): یہ ڈرین صدر کینٹ سے شروع ہو کر دھرم پورہ، مال روڈ، ظفر علی روڈ، شادمان، نیو مزنگ، سمن آباد، گلشن راوی، سبزہ زار سے گزرتے ہوئے رنگ روڈ راوی سائیڈ پر اختتام پذیر ہوتی ہے۔

ii. سنٹرل ڈرین: یہ ڈرین لکشمی چوک سے شروع ہو کر کوپر روڈ، ہال روڈ، مال روڈ (ریگل)، بیگم روڈ، مزنگ، لٹن روڈ، چوبرجی چوک سے گزرتے ہوئے کینٹ ڈرین کو گلشن راوی کے مقام پر جاملتی ہے۔

iii. ستوکتلہ ڈرین: یہ ڈرین فیروز پور روڈ کوٹ لکھپت سے شروع ہو کر پیکو روڈ، گرین ٹاؤن، امیر چوک ٹاؤن شپ، واپڈا ٹاؤن سے گزرتے ہوئے ہڈیارہ ڈرین کو ایل ڈی اے ایونیو ون کے مقام پر جاملتی ہے۔

iv. سکھ نہر ڈرین: یہ ڈرین لال پل مغلپورہ سے شروع ہو کر جی ٹی روڈ باغبانپورہ، محمود بوٹی ڈسپوزل بند روڈ، کھوکھر پنڈ، بھمباں جھگیاں سے گزرتے ہوئے راوی سائیڈ پر اختتام پذیر ہوتی ہے۔

v. گجر پورہ ڈرین: یہ ڈرین بھوگیوال ڈسپوزل سٹیشن سے شروع ہو کر گجر پورہ، کشمیر روڈ، بھگت پورہ، عامر روڈ شاد باغ سے گزرتے ہوئے شاد باغ ڈسپوزل سٹیشن پر اختتام پذیر ہوتی ہے۔

vi. ہڈیارہ ڈرین: یہ ڈرین انڈیا سے بیدیاں بارڈر لاہور کی طرف سے داخل ہوتی ہے جو گجو متہ فیروزپور روڈ، رائیونڈ، ملتان روڈ مراکہ سے گزرتے ہوئے راوی سائیڈ پر اختتام پذیر ہوتی ہے۔

vii. سرکلر روڈ ڈرین: یہ ڈرین لنڈہ بازار بیرون دلی گیٹ سے شروع ہو دو موریہ پل بادامی باغ لاری اڈا سے گزرتے ہوئے صدیق پورہ ڈرین کو داتا نگر پل کے مقام پر جاملتی ہے۔

viii. والڈ سٹی ڈرین: یہ ڈرین موچی گیٹ سے شروع ہو کر شاہ عالم گیٹ، لوہاری گیٹ، بھاٹی گیٹ، مستی گیٹ، موہنی روڈ سے گزرتے ہوئے چھوٹا راوی ڈرین کو جاملتی ہے۔

ix. چھوٹا راوی ڈرین: یہ ڈرین باغ منشی لدھا سے شروع ہو کر یادگار چوک (مینار پاکستان)، بند روڈ شفیق آباد، سگیاں پل بند روڈ سے گزرتے ہوئے راوی سائیڈ سے جاملتی ہے۔

x. علامہ اقبال ٹاؤن ڈرین: یہ ڈرین نیلم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن سے شروع ہو کر د بئی چوک مون مارکٹ، راوی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن، کھاڑک سٹاپ ملتان روڈ، ڈبن پورہ سے گزرتے ہوئے کینٹ ڈرین کو سبزہ زار کے مقام پر جاملتی ہے۔

xi. لکشمی ڈرین: یہ ڈرین لکشمی چوک سے شروع ہو کر میکلوڈ روڈ، نیپئر (Napier) روڈ، نیلا گنبد، ناصر باغ، آؤٹ فال روڈ ضلع کچہری سے گزرتے ہوئے آوٹ فال روڈ ڈسپوزل سٹیشن سے جاملتی ہے۔

(ج) شہر کے گلی محلوں کے چھوٹے نالے ڈھانپے ہوئے (covered) ہیں جبکہ مذکورہ بالا نالوں میں سے چھ مکمل طور پر کھلے ہوئے، تین جزوی طور پر ڈھانپے ہوئے ہیں جبکہ دو مکمل طور پر ڈھاپنے ہوئے ہیں۔

(د) لاہور شہر سے گزرنے والے نالوں کی کل لمبائی 86.64 کلو میٹر ہے۔ نالوں کی لمبائی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) موجودہ نالے لاہور کے شہریوں کی معمول کی ضرورت کو پورا کر رہے ہیں۔

(و) مالی سال 15-2014 میں سیوریج کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے چار منصوبے زیر غور ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ LOS سے ملتان روڈ تک نالہ کی تعمیر ایل ڈی اے کروا رہا ہے لہذا اس کی تفصیل ایل ڈی اے سے لینا مناسب ہوگا۔

لاہور میں واٹر سپلائی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

218: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں 13۔2012 میں کل کتنی واٹر سپلائی سکیمیں شروع کی گئیں، ان میں سے کتنی سکیمیں چالو حالت میں ہیں اور کتنی ابھی تک زیر التواء ہیں اور کیوں؟

(ب) جو سکیمیں چالو حالت میں ہیں، ان کی چیکنگ جن اعلیٰ افسران نے کی، ان کے نام، عہدہ سے بھی آگاہ کریں۔ ان سکیموں پر جو اخراجات آئے کیا ان کا آڈٹ کروایا گیا اگر نہیں تو کیوں؟

(ج) پی پی۔152 لاہور میں اس وقت کتنی واٹر سپلائی سکیمیں چالو حالت میں ہیں اور کتنی کب سے بند پڑی ہیں، اس کی وجوہات سے بھی آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) واسا لاہور میں 13-2012 میں واٹر سپلائی کی پچاس سکیمیں شروع کی گئیں۔ یہ تمام سکیمیں چالو حالت میں ہیں اور کوئی سکیم زیر التواء نہ ہے۔

(ب) مذکورہ تمام سکیمیں درست کام کر رہی ہیں۔ ان کی چیکنگ جن اعلیٰ افسران نے کی وہ درج ذیل ہیں:

نام	عہدہ
غفران احمد	ڈائریکٹر شالامار اینڈ عزیز بھٹی ٹاؤن
چودھری محمد صدیق	ایکسئین عزیز بھٹی ٹاؤن
میاں محمد ریاض	ایس ڈی او باغبانپورہ
محمد منیر	ایس ڈی او مغلپورہ
مدثر جاوید	ایس ڈی او تاجپورہ
محمد اسلم خان نیازی	ڈائریکٹر علامہ اقبال ٹاؤن
شبیر احمد	ایکسئین جوہر ٹاؤن
بابر حبیب	ایکسئین سمن آباد
سلمان نثار	ایس ڈی او جوہر ٹاؤن
حافظ غفران احمد	ایس ڈی او سمن آباد
افتخار احمد ملہی	ڈائریکٹر اینڈ ایکسئین نشتر ٹاؤن
محمد اقبال	ایس ڈی او گارڈن ٹاؤن
اصغر علی بھلی	ڈائریکٹر راوی ٹاؤن
رانا سرفراز احمد	ایکسئین۔I راوی ٹاؤن
رانا غلام مجتبیٰ	ایکسئین۔II راوی ٹاؤن
ریاض الٰہی	ایس ڈی او مصری شاہ
شرجیل حسین	ایس ڈی او داتا نگر
اسد علی اختر	ایس ڈی او سٹی
محمد اشرف	ایس ڈی او فرخ آباد
محمد رفیق	ایس ڈی او شاہدرہ
نوید مظہر	ایکسئین، ای اینڈ ایم
عمران احمد قریشی	ایس ڈی او ای اینڈ ایم

ان سکیموں پر جو اخراجات آئے ان کا آڈٹ کروایا گیا تھا۔

(ج) پی پی۔152لاہور میں بچھائی گئی واٹر سپلائی لائنیں / سکیمیں چالو حالت میں ہیں اور اس وقت کوئی واٹر سپلائی سکیم بند نہ ہے۔

لاہور ستو کتلہ ڈرین سے متعلقہ تفصیلات

229: محترمہ شنُیلارُوت: کیاوزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پچھلے چار سال سے لاہور حلقہ پی پی۔153 میں ستو کتلہ ڈرین زیر تعمیر ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پینے کے پانی کے پلانٹ کا بھی صرف سٹرکچر بنا ہوا ہے لیکن اس کو چالو نہیں کیا جا رہا؟

(ج) اگر جزہائے (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ستو کتلہ ڈرین اور پینے کے پانی کا پلانٹ کب تک مکمل کروا دے گی؟

وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ پچھلے چار سال سے لاہور حلقہ پی پی۔153 میں ستو کتلہ ڈرین زیر تعمیر ہے۔ستو کتلہ ڈرین کا فیروزپور روڈ سے پیکو روڈ تک حصے کا تعمیراتی کام 30۔نومبر 2012 کو شروع ہوا۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔واسا لاہور نے حلقہ پی پی۔152 میں دو عدد فلٹریشن پلانٹس لگائے ہیں اور یہ دونوں چالو حالت میں ہیں۔

(ج) حلقہ پی پی۔153 میں دو عدد فلٹریشن پلانٹس واسا لاہور نے نصب کئے ہیں اور یہ دونوں چالو حالت میں ہیں جبکہ ستو کتلہ ڈرین کے تعمیراتی کام کی تکمیل جون 2015 میں متوقع ہے۔

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب قائم مقام سپیکر: میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

محترمہ کنیز اختر

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ معزز ممبران اسمبلی کی جانب سے رخصت کی درخواستوں میں سے پہلی درخواست محترمہ کنیز اختر، ایم پی اے W-335 کی طرف سے ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے:

"جناب عالی! گورنمنٹ کالج وومن یونیورسٹی، فیصل آباد کی سنڈیکیٹ میٹنگ میں شرکت کے لئے مجھے مورخہ 23۔جون 2014 کی رخصت درکار ہے۔ براہ کرم میری درخواست منظور کی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ملک محمد ظہور انور

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ملک محمد ظہور انور، ایم پی اے PP-23 کی طرف سے ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے:

Dear Sir,

"On the advice of my doctors, I have to go abroad for my treatment. It is requested that I may be granted leave from 14th February 2014 to date."

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ڈاکٹر نجمہ افضل خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر نجمہ افضل خان، ایم پی اے W-320 کی طرف سے ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے:

"Most Respectfully,

I have to state that I have an important piece of work on Monday evening 23rd June 2014 and will be unable to attend the Assembly Session on 23rd June. Leave may be granted."

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ حنا پرویز بٹ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ حنا پرویز بٹ، ایم پی اے W-353 کی طرف سے ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے:

Sir,

"It is stated that I intend to go abroad on private visit, so I am unable to attend the current session from 24th June 2014. Therefore, the leave of the remaining session may please be sanctioned."

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

بیگم خولہ امجد

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست بیگم خولہ امجد، ایم پی اے W-337 کی طرف سے ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے:

Dear Sir,

"With due respect I want to state that due to swear pain in my knee, I was unable to attend the Assembly Session on 23rd, 24th & 26th June 2014. Kindly grant be leave for above mentioned dates."

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

مخدوم سید علی رضا شاہ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست مخدوم سید علی رضا شاہ، ایم پی اے PP-89 کی طرف سے ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے:

"گزارش ہے کہ کچھ عرصے سے میں گردوں کی بیماری میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ دوران آٹھواں اجلاس مورخہ 16 تا 28۔ مئی 2014 میں بغرضِ انوسٹی گیشن بیماری و علاج معالجہ ڈاکٹر ہسپتال لاہور میں داخل رہا ہوں۔ آٹھویں اجلاس میں شرکت نہ کر سکا، رخصت منظور کی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

مخدوم سید علی رضا شاہ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست بھی مخدوم سید علی رضا شاہ، ایم پی اے PP-89 کی طرف سے ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے:

"گزارش ہے کہ کچھ عرصے سے میں گردوں کی بیماری میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ جس کی وجہ سے میں dialysis کروا رہا ہوں اور دوران نواں اجلاس مورخہ 13 تا 26۔ جون 2014 میں حاضر نہ ہو سکا۔ برائے منظور رخصت درخواست پیش خدمت ہے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ نسیم لودھی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ نسیم لودھی،ایم پی اےW-314کی طرف سے ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے:

"I am unwell, therefore I will be unable to attend the Assembly Session today 16th May 2014. Kindly accept my leave."

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ملک محمد علی کھوکھر

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ملک محمد علی کھوکھر، ایم پی اےPP-199کی طرف سے ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے:

Respected Sir,

"I beg to say that I have an urgent piece of work in PP-199. So I am busy. Kindly grant me leave for one day dated 16th May 2014."

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد نعیم انور

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد نعیم انور،ایم پی اےPP-284کی طرف سے ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے:

"گزارش ہے کہ میں ذاتی کام کے سلسلہ میں مورخہ19تا23۔ مئی2014تک ملک سے باہر رہا ہوں لہذا میں اجلاس میں حاضر ہونے سے قاصر ہوں۔ میری چھٹی منظور فرمائی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ شُنیلا رُوت

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ شُنیلا رُوت، ایم پی اے NA-371 کی طرف سے ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے:

"This is to inform you that I will not be available in Pakistan from 27th May to 10th June 2014 to join Lobby Delegation to UK from 26th May to 10th June 2014. Kindly grant me leave."

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب منان خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب منان خان، ایم پی اے PP-134 کی طرف سے ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے:

"Submitted that in order to deal with some domestic affairs, I could not attend the Assembly Session from 19th to 20th May 2014. It is, therefore, requested that leave for said days may kindly be sanctioned."

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

میاں طارق محمود

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست میاں طارق محمود، ایم پی اے PP-113 کی طرف سے ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے:

"میں عمرے کے لئے جا رہا ہوں میری دس دن مورخہ 5 تا 14۔مارچ 2014 تک کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد عمر جعفر

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد عمر جعفر، ایم پی اے PP-293 کی طرف سے ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے:

"It is intimated that I am going to be married on 20th of October 2014 because of which I will not be able to attend the session at least for a week. I shall be obliged if one week leave is granted to me w.e.f 20th of this month."

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ڈاکٹر نجمہ افضل خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر نجمہ افضل خان، ایم پی اے W-320 کی طرف سے ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے:

Sir!

"Most Respectfully, I have to state that I have a very important task in Faisalabad on 21st October 2014. Kindly grant me leave for one day."

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

مخدوم سید افتخار حسن گیلانی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست مخدوم سید افتخار حسن گیلانی، ایم پی اے PP-267 کی طرف سے ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے:

"میرا آپریشن ہوا ہے جس کی وجہ سے بندہ 20۔اکتوبر 2014 کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتا۔ مہربانی فرما کر رخصت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ڈاکٹر سید وسیم اختر

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر سید وسیم اختر، ایم پی اے PP-271 کی طرف سے ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے:

"مورخہ 20۔اکتوبر سے شروع ہونے والے پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر مورخہ 20 تا 22۔اکتوبر 2014 کے سیشن میں شرکت ممکن نہ ہو سکے گی۔ آپ سے استدعا ہے کہ رخصت منظور کی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ڈاکٹر نجمہ افضل خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر نجمہ افضل خان، ایم پی اے W-320 کی طرف سے ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے:

Sir,

"I have to state that I am in the Selection Board Committee, Allied Hospital for Burn Unit. I have to be there for interviews of candidates on 23rd October 2014. Kindly grant me leave for one day."

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ زیب النساء اعوان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ زیب النساء اعوان، ایم پی اے W-300 کی طرف سے ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے:

"میں مورخہ 20-اکتوبر 2014 کو چند ناگزیر وجوہات کی بناء پر اسمبلی اجلاس میں شرکت نہ کر سکی ہوں لہذا ایک یوم کی رخصت عطا فرمائی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ فوزیہ ایوب قریشی، ایم پی اے W-343 کی طرف سے ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے:

"Submitted that due to an urgent piece of work I have to return to my native city, Bahawalpur. Therefore, I would not be able to attend the Assembly Session on 23rd, 24th October 2014. It is requested that I may very kindly be granted leave for the said dates."

جناب قائم مقام سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

تحاریک استحقاق

جناب قائم مقام سپیکر: جی،اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔سردار شہاب الدین خان صاحب!

سیکرٹری سکولز ایجوکیشن کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز روّیہ

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر!میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 23۔فروری2015 کو میں سیکرٹری سکولز عبدالجبار شاہین صاحب کے پاس ایک ٹیچر کے تبادلے کے لئے گیا، پہلے تو بہت انتظار کروایا،انتظار کے بعد جب میں حاضر ہوا تو آفیسر موصوف نے کہا کہ آپ پہلے وزیراعلیٰ صاحب کا ڈائریکٹو لے کر آئیں پھر وہ سمری move کریں گے، میں نے سیکرٹری سکولز کو یاد دلایا کہ اس سے پہلے بھی میں ایک ٹیچر کے تبادلے کے لئے آیا تھا جو کہ ایک خالی سیٹ تھی اور آپ نے وزیراعلیٰ کے ڈائریکٹو کا کہا تھا، میں نے ڈائریکٹو لا کر دیا تو انہوں نے سمری move کی یا نہیں لیکن جس ٹیچر کا تبادلہ میں کروانا چاہتا تھا وہ تو نہیں ہوا لیکن انہوں نے اپنی مرضی سے کسی اور کو وہاں لگا دیا لہذا آپ مہربانی کریں اور میری اس درخواست پر تبادلہ کر دیں تو اس پر انہوں نے کہا کہ میں اس کا وقت ضائع کر رہا ہوں اور کہا کہ میں وہاں سے فوراً چلا جاؤں، میں نے ان سے کہا کہ میں ایک جائز کام کے لئے آیا ہوں،آپ مجھ سے تحمل سے بات کریں جس پر سیکرٹری سکولز سیخ پا ہو گئے اور کہا کہ وہ ایم پی ایز سے بہت تنگ ہیں، روزانہ پچیس، تیس ایم پی ایز آتے ہیں اور اسے تنگ کرتے ہیں۔ میں نے اسے کہا کہ چونکہ آپ ایک عوامی نمائندے کی بے عزتی کر رہے ہیں، میں اس معاملہ کو اسمبلی میں اٹھاؤں گا جس پر اس نے کہا کہ اُسے کسی اسمبلی کی کوئی پرواہ نہیں آپ جائیں اور جو کر سکتے ہیں کریں۔ آفیسر موصوف کے اس تضحیک آمیز اور تحکمانہ روّیہ سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک استحقاق کو مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ دو مہینے میں ایوان میں پیش کی جائے گی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! امید ہے کہ اسی صوبہ سے related بات ہو گی جو آپ کریں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اگر آپ بھی غور کریں تو آپ پورے پاکستان کے custodian ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کل والی بات میں نے کہی تھی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے کل والی بات بھی صحیح کہی تھی۔ آپ صرف خلیفہ شجاع الدین کی rulings پڑھ لیں اور پھر آپ دیکھیں کہ آپ کتنے بااختیار ہیں۔ اگر آپ سمجھیں۔[**********]

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میں۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اب آپ میری عرض سن لیں۔ کل دو students لڑکیوں کے murder کا کیس آیا۔ میں نے بارہا آپ سے گزارش کی کہ آپ کو جو دن ایسے مل رہے ہیں جن میں اور کوئی ایجنڈا نہیں ہے تو اس میں آپ عام بحث لاء اینڈ آرڈر، ایجوکیشن اور ہیلتھ پر رکھ لیں۔ اب اسمبلی کی کارروائی میں ممبران کا مع میرے کوئی interest نہیں ہے۔ اس وجہ سے اگر آپ مختلف معاملات پر عام بحث رکھ لیں گے تو لوگ اپنا اظہار خیال کریں گے شاید اس سے کچھ بہتری ہو جائے۔ میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ شراب، افیون اور چرس نے اتنا نقصان نہیں پہنچایا جتنا اس معاشرے کو Twitter اور موبائل نے پہنچایا ہے۔ ہم صرف اپنی duties اکٹھا کرنے اور بجٹ کے خسارے کو پورا کرنے کے لئے جس طرح ان موبائل کمپنیوں کو سہولیات دے رہے ہیں اور جس طرح وہ قوم کو تباہ کر رہی ہیں خدارا اس کا خیال کریں۔ آپ ذرا ان دو cases پر ہی بحث کروا لیں میں آپ کو اور اس معزز ایوان کو بہت کچھ

* بحکم جناب قائم مقام سپیکر صفحہ نمبر 866 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

بتانا چاہتا ہوں۔ آپ عام بحث مختلفissues پر رکھ لیں تاکہ کچھ نہ کچھ بہتری ہو۔ آپ کی36 Standing Committees ہیں۔آپ خود انصاف کریں کہ کسی سٹینڈنگ کمیٹی کا کوئی کام ہے۔ ہم یہاں بیٹھ کر مختلف محکموں کو کہتے ہیں کہ لاؤ اپنی اپنی کارکردگی دکھاؤ۔ ہماری اپنی Standing Committees ان دو سالوں میں کیا کر سکی ہیں؟ میں کم از کم جس سٹینڈنگ کمیٹی کا ممبر ہوں اس کا تو کوئی پتا نہیں کہ اس کا اجلاس کہاں ہوتا ہے یا کبھی ہوا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر! آپ ایک تاریخ رقم کر رہے ہیں۔ آپ کوئی ایسا کام کر دیں جس سے کم از کم اس پنجاب اسمبلی کا تاریخ میں یہ نام ضرور ہو کہ انہوں نے فلاں فلاںissue پرpublic کوrelief دیا تھا۔ میں یہ چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! پہلے تو آپ میرے لئے انتہائی قابل احترام ہیں لیکن Chair کے بارے میں تھوڑا سا سوچ سمجھ کر مہربانی کیا کریں۔ جناب نے جو غیر پارلیمانی الفاظ بولے ہیں ان کو حذف کیا جاتا ہے۔

شیخ صاحب! دوسری بات یہ ہے کہ آپ اس پر کوئیresolution بھی لے کر آئیں۔ ہم نے sugar cess کے لئے بھی ایک دن مختص کر دیا ہے، ہاؤسنگ سکیموں کے حوالے سے بھی ایک دن مختص کر دیا ہے، لاء اینڈ آرڈر پر بھی ایک دن مختص کرتے ہیں اور اس کو بھی انشاء اللہ دیکھتے ہیں کہ اسی اجلاس کے دوران بات ہو جائے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! اس اسمبلی نے موبائل فون پر پابندی کے حوالے سے پہلے بھی قرارداد منظور کی ہوئی ہے لیکن اس پر عملدرآمد تو آج تک نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: اس کو بھی دیکھ لیں گے۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، راؤ صاحب!

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ محکمہ تعلیم کے حوالے سے ایک بڑے اہم مسئلہ کی طرف دلوانا چاہتا ہوں۔ آج پورے پنجاب میں پانچویں کلاس کا پیپر تھا، مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج بچوں تک پیپر ہی نہیں پہنچ سکے۔ پنجاب کے بچوں اور بچیوں کے ساتھ اتنا بڑا مذاق کیا گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، دوبارہ بتائیں۔

راؤ کاشف رحیم خان: جناب سپیکر! پانچویں کلاس کا پیپر ہی بچوں تک نہیں پہنچ سکا۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس پر notice لیں یہ بچوں اور بچیوں کے مستقبل کا مسئلہ ہے۔ میں نے کل بھی بات کی تھی لیکن آپ نے مجھے اس وقت بولنے نہیں دیا۔Rationalization کے نام پر ہزاروں نوکریاں ختم کر دی گئیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ہم اس پر بھی ایک دن مختص کرتے ہیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔اب تحاریک التوائے لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر33/15 میاں طارق محمود صاحب کی ہے۔ یہ پڑھی جا چکی ہے۔اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

گورنمنٹ ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ نوشہرہ ککے زئی کی بلڈنگ مکمل ہونے کے باوجود فنکشنل نہ ہونے کی وجہ سے اہل علاقہ کو پریشانی کا سامنا

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر! گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ پسرور ڈسٹرکٹ سیالکوٹ کی عمارت 26-اکتوبر2013 کو take over کی گئی تھی اس کے کچھ کام جس میں عمارت میں power wiring جو کہ مشینری کو چلانے کے لئے ضروری ہوتی ہے کی تنصیب کے لئے ڈسٹرکٹ مینجر TEVTA نے متعلقہ محکمہ کو لکھا ہوا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ wiring جلد مکمل کر دی جائے گی۔اس کے علاوہ ایک ٹرانسفارمر 50KV کا لگا ہوا تھا اس کی copper wire چوری ہو گئی جس کا مورخہ 09-01-2015 کو مقدمہ تھانہ صدر پسرور میں درج کروایا گیا ہے اس کی تفتیش جاری ہے۔اس کے علاوہ ادارے کا نیا ٹرانسفارمر جو کہ واپڈا کی تحویل میں ہے اس کی تنصیب عارضی طور پر اس لئے مؤخر کی گئی کہ GEPCO کو درخواست تحریر کی گئی تھی کہ ٹرانسفارمر کی تنصیب کالج کی حدود کے اندر کی جائے اور اس کے علاوہ ادارے کو چلانے کے لئے 50KV کے بجائے 100KV کا ٹرانسفارمر نصب کیا جائے جس کے لئے واپڈا نے گرڈ سٹیشن کی صلاحیت کے مطابق درخواست منظور کرنے کا کہا ہے۔اس کے علاوہ کسی قسم کے سامان کی چوری کا کوئی واقعہ نہیں

ہوا کیونکہ سامان کی خریداری کا مرحلہ ابھی جاری ہے اور حفاظت کے پیش نظر خریدا گیا سامانTEVTA کے دوسرے قریبی اداروں میں رکھوا دیا گیا ہے جو کہ سٹاف کی تعیناتی کے عمل کے شروع ہوتے ہی ادارہ ہذا میں منتقل کر دیا جائے گا۔ادارے میںSNE کے مطابق تدریسی عملہ کی بھرتی کا کامTEVTA Secretariat کے level پر جاری ہے جو کہ جلد مکمل ہو جائے گا۔ یہ یقین دہانی محکمہ کی بنیاد پر کرانا چاہتے ہیں کہ ادارہ ہذا میں کلاسوں کا اجراء بورڈ کے شیڈول کے مطابق ستمبر2015 میں کر دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر34/15 بھی میاں طارق محمود صاحب کی ہے۔ جی، میاں صاحب!اپنی تحریک پڑھیں۔

پتوکی شہر اور منڈی عثمان والا ضلع قصور میں مردہ گدھوں کے گوشت کی فروخت

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ڈان" مورخہ 8۔جنوری2015 کی خبر کے مطابق پتوکی شہر میں مردہ گدھوں کے گوشت کی فروخت، چار افراد کی گرفتاری۔ تفصیل یوں ہے کہ ضلع قصور کی تحصیل پتوکی شہر میں واقع گاؤں بھائی کوٹ میں پولیس نے ریڈ کر کے دو افراد کو رنگے ہاتھوں گرفتار کر لیا۔انہوں نے مردہ گدھوں کا گوشت سلاٹر ہاؤس میں چھپا رکھا تھا۔اسی طرح کا دوسرا واقعہ منڈی عثمان والا ضلع قصور میں ہوا کہ دو افراد گدھوں کے گوشت کے ٹکڑے کر کے قصابوں کی دکانوں پر دینے کے لئے جا رہے تھے۔یہ صورتحال انتہائی تشویشناک ہے کہ صوبہ کے مختلف اضلاع میں گدھوں کے گوشت کی فروخت،مردہ جانوروں کی فروخت کے آئے روز واقعات رونما ہو رہے ہیں لیکن کوئی قابل گرفت قانون نہ ہونے کے باعث گرفتار ہونے والے آسانی سے اپنی ضمانتیں کروا کر رہا ہو جاتے ہیں اور دوبارہ وہی دھندہ پہلے سے زیادہ عروج اور بے دھڑک انداز سے جاری ہو جاتا ہے۔ حکومت اس معاملہ کی طرف توجہ مرکوز کر کے مثبت اقدام اٹھائے اور فوری طور پر قانون سازی کرے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! مردہ اور حرام جانوروں کی فروخت و ترسیل کے گھناؤنے کاروبار میں ملوث افراد کے خلاف حکومت پنجاب کے حکم پر محکمہ لائیو سٹاک اور متعلقہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے زیر نگرانی بھرپور کارروائی کا آغاز مورخہ 2014-10-17 سے کیا گیا ہے۔ اب تک آٹھ اضلاع میں کل ایک لاکھ 47ہزار 836 کلوگرام حرام و مردہ اور بیمار جانوروں کے گوشت کی تیاری و ترسیل کی بابت 735 مقدمات درج کئے گئے 960 لوگوں کو گرفتار کیا گیا اور ایک لاکھ 47ہزار 836 کلو گرام گوشت کو تلف کیا گیا۔ اس گھناؤنے کاروبار میں ملوث افراد جو کہ ایک سے زیادہ مقدمات میں ملوث ہیں کی تین ماہ کی نظر بندی کے لئے بھی متعلقہ ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر آفیسر صاحبان کو متحرک کیا جا چکا ہے۔ عوام کی آگاہی اور مضر صحت مردہ اور بیمار گوشت کی تیاری وفروخت پر فوری کارروائی کے لئے ہر ضلع میں ڈسٹرکٹ لائیو سٹاک آفیسر کی زیر نگرانی ٹیم متحرک ہے۔ اس کارروائی کے نتیجے میں اس مکروہ دھندہ میں ملوث افراد کی حوصلہ شکنی ہوئی ہے اور اس کارروائی سے جرائم پیشہ افراد کو انجام تک پہنچایا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں عوام الناس کو ایس ایم ایس 9211 اور ٹال فری نمبر 9211-08000 کی سہولت فراہم کر دی گئی ہے جو کہ چوبیس گھنٹے سروس فراہم کر رہی ہے۔ عوام اور معزز ممبران پارلیمنٹ کی تجویز کی روشنی میں اس سسٹم کو مزید فعال بنایا جائے گا۔ مزید برآں حکومت پنجاب نے موجود پنجاب اینیمل سلاٹر کنٹرول ایکٹ 1963 میں ترمیم کر کے نیا پنجاب کوالٹی میٹ اینڈ سلاٹر ریگولیشن ایکٹ 2013 کا ابتدائی مسودہ تیار ہوا ہے۔ یہ کابینہ کے سپرد کیا جا چکا ہے اور انشاء اللہ کابینہ کی منظوری کے بعد جلد ہی اسمبلی میں لایا جائے گا اور اس میں تجویز کردہ جرائم اور سزا کے مطابق عملدرآمد کرتے ہوئے مستحکم طور پر کارروائی کر کے ان افراد کے خلاف مزید مؤثر کارروائی کی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا تفصیل سے جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 36/15 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔ جی، چودھری صاحب!

محکمہ صحت کی نااہلی کی وجہ سے سرگودھا اور صوبہ بھر میں ہیلتھ انشورنس اور صحت کی سہولتوں کے معیار کو بہتر کرنے کا منصوبہ شروع نہ کرنے کی وجہ سے عوام کو پریشانی کا سامنا

چودھری عامر سلطان چیمہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "آرزو" مورخہ 18۔ جنوری 2015 کی خبر کے مطابق سرگودھا محکمہ صحت کی نااہلی سرگودھا سمیت صوبہ بھر میں ہیلتھ انشورنس اور صحت کی سہولیات کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے 2۔ ارب 10 کروڑ کے منصوبے کو خطرے میں ڈال دیا۔ سات ماہ گزرنے کے باوجود منصوبے پر کام شروع نہ کیا جا سکا۔ ورلڈ بنک کے حکام نے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے گرانٹ واپس لینے کی وارننگ دے دی۔ ورلڈ بنک کی جانب سے پنجاب کے عوام کو صحت کی بہتر سہولیات فراہم کرنے اور محکمہ صحت کی اپ گریڈیشن کے لئے ایچ آر آئی ایم ایف کی مد میں چار سالہ پروگرام کے لئے 21.5 ملین ڈالر کی گرانٹ منظور کی گئی تھی جس کے لئے 9۔ جون 2014 کو باقاعدہ معاہدے پر دستخط کئے گئے۔ منصوبے کے مطابق 2017 تک پنجاب کے سرکاری ہسپتالوں میں ڈیلوری کے وقت خواتین کو voucher scheme کے تحت روپے ادا کئے جاتے تھے۔ ان مستحق خواتین کا بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام سے ڈیٹا نکلوا کر شارٹ لسٹ کیا جانا تھا۔ اسی طرح عوام کے لئے ہیلتھ انشورنس، صحت کی سہولیات کے معیار کو بہتر بنانا اور صحت کی مناسب سہولیات تک عوام کی رسائی سمیت صحت سے متعلقہ دیگر فلاحی منصوبے اس میں شامل تھے مگر سات ماہ گزرنے کے باوجود محکمہ صحت اور بی ایس پی کے افسران نے اس منصوبے پر ابتدائی کام بھی شروع نہیں کیا جس پر ورلڈ بنک کے حکام نے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے 21 ملین کی گرانٹ واپس لینے کی بھی وارننگ دی۔ اس خبر سے سرگودھا کی عوام میں شدید بے چینی پائی جاتی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ عالمی بنک نے Health Results Innovation Trust Fund(HRITF) کی گرانٹ جو کہ 21.5 ملین ڈالر ہے حکومت پنجاب کو 9۔ جولائی 2014 میں دی تھی۔ مذکورہ رقم میں سے

5ملین ڈالر voucher scheme پر خرچ ہونے ہیں۔ محکمہ صحت نے ڈیلوری voucher scheme کا آپریشن manual عالمی بنک کے نمائندگان کے ساتھ مل کر تیار کر لیا ہے اور منظوری کے لئے عالمی بنک کو بھیج دیا گیا ہے۔ Voucher scheme کے تحت خواتین کو زچگی کے وقت سرکاری ہسپتالوں میں ایک مخصوص رقم دی جائے گی۔ اس ضمن میں مزید عرض ہے کہ حکومت پنجاب نے سوشل ہیلتھ انشورنس پروگرام پر عملدرآمد کے لئے Punjab Health Initiative Management Company رجسٹرڈ کر لی ہے۔ سوشل ہیلتھ انشورنس پروگرام کا manual عالمی بنک کی معاونت سے مکمل کر لیا ہے اور حتمی منظوری کے لئے عالمی بنک کو بھیج دیا گیا ہے۔ عالمی بنک کے صحت کے تمام منصوبے اپنے مقررہ مدت کے مطابق چل رہے ہیں اور محکمہ صحت عالمی بنک کے ساتھ ان منصوبوں پر عملدرآمد کے لئے مسلسل رابطے میں ہے کسی رقم کے lapse ہونے کا کوئی اندیشہ نہ ہے۔ انشاءاللہ مقررہ میعاد کے اندر یہ منصوبہ جات مکمل ہوں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا تفصیل سے جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 42/15 محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کی ہے۔

نجی سکولوں میں خواتین اساتذہ مزدور کے لئے مقرر تنخواہ سے بھی کم لینے پر مجبور

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" کی خبر کے مطابق نجی سکولوں میں قوم کی معمار خواتین اساتذہ کی تنخواہیں مزدوروں سے بھی کم ہیں۔ جسم و جاں کا رشتہ برقرار رکھنا بھی مشکل ہو گیا۔ سکول مالکان لاکھوں میں کھیل رہے ہیں۔ خواتین اساتذہ کو صرف 2 سے 7 ہزار روپے ماہانہ دیئے جاتے ہیں، موسم گرما، سرما کی تعطیلات میں تنخواہیں نہیں دی جاتیں۔ چھوٹی چھوٹی بات پر کٹوتیاں کر لی جاتی ہیں۔ ایمرجنسی میں چھٹیاں نہیں ملتیں، احتجاج بھی نہیں کر سکتیں۔ تفصیل کچھ یوں ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں قائم پرائیویٹ سکولوں کی اکثر خواتین اساتذہ کے لئے سکول مالکان کے جبر واستحصال اور انتہائی قلیل تنخواہ کے باعث جینے کا حصول مشکل ہو کر رہ گیا ہے۔ تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود انہیں محنت کش کے لئے مقرر کم از کم 12 ہزار روپے معاوضے کے قابل بھی نہیں سمجھا جاتا۔ گلی محلے کے اکثر سکولوں کی خواتین

اساتذہ 2000 سے 7000 ہزار روپے ماہانہ تک تنخواہ پاتی ہیں۔اکثر سکولوں کی اساتذہ کو موسم گرما اور سرما کی چھٹیوں کی تنخواہیں نہیں ملتیں۔

جناب سپیکر! دوسری جانب طلباء وطالبات سے بھاری فیسیں بٹورنے والے اکثر سکول مالکان اپنی تجوریاں بھر رہے ہیں۔ باقاعدہ تقرر نامہ اور مستقل ملازمت نہ ہونے کے باعث وہ اپنے حقوق کے لئے سڑکوں پر نکل کر احتجاجی مظاہرہ بھی نہیں کر سکتیں اور کوئی ایسا پلیٹ فارم بھی موجود نہیں جہاں وہ اپنی شکایت درج کروا سکیں۔ سکولز ٹیچرز کا کہنا ہے کہ ہمیں سکول ٹائم کے بعد بھی ہوم ورک اور ہفتہ وار ٹیسٹ کی جوابی کاپیوں کی چیکنگ کے علاوہ والدین کے لئے بچے کی کارکردگی رپورٹ تیار کرنا پڑتی ہے اور پھر ہم جتنا مرضی کام کر لیں ہماری تنخواہیں مہنگائی کے تناسب سے نہیں بڑھتیں اور رہی سہی کسر چھوٹی چھوٹی بات پر کٹوتیاں کرکے پوری کر لی جاتی ہے۔تاہم ایلیٹ سکولوں میں حالات بہتر ہیں۔ بیشتر اساتذہ کا کہنا ہے کہ پرائیویٹ سکولوں میں سٹاف کے لئے کوئی بھی سہولت میسر نہیں ہے۔ ایمرجنسی کی صورت میں بھی چھٹیاں نہیں ملتیں۔Maternity leave یا شادی کے لئے چھٹیاں مانگیں تو کوئی بہانہ کرکے ملازمت سے فارغ کر دیا جاتا ہے اور سالہا سال ملازمت کرنے کے باوجود ہمارا future داؤ پر لگا رہتا ہے اور ہم کچھ بھی نہیں کر سکتیں۔ نجی سکولوں میں قوم کی معمار خواتین اساتذہ میں عدم تحفظ کی وجہ سے شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار میں جن خدشات کا اظہار کیا گیا ہے یا پرائیویٹ سکولوں میں جن خامیوں کی نشاندہی کی گئی ہے یہ انتہائی اہمیت کی حامل ہیں۔ حکومت نجی سکولوں کے حالات سے آگاہی رکھتی ہے اور اس بات پر کوشاں ہے کہ نجی سکولوں کو ایک وضع پالیسی کے دائرہ اختیار میں لایا جائے۔ نجی سکولوں کے اساتذہ، والدین اور نجی سکولوں کے مالکان کو یکساں طور پر مدنظر رکھتے ہوئے اس وقت پنجاب پرائیویٹ ایجوکیشن کمیشن کے قیام کے لئے قانون سازی کی جا رہی ہے جس کی باضابطہ منظوری کے بعد یہ کمیشن پرائیویٹ سکولوں کے معاملات بشمول ان سکولوں کے اساتذہ کے مالی استحصال کو جانچنے، پرکھنے اور مراعات دینے کے لئے ایک مربوط پالیسی دستاویزات تیار کی جا رہی ہیں۔ ابتدائی مسودہ وزارت تعلیم نے تیار کر لیا ہے جس کی مشاورت وزارت قانون سے ہو چکی ہے۔ گورنمنٹ کی قائم کردہ کمیٹی وزیر تعلیم کی

سربراہی میں قائم کر دی گئی ہے ان کی سفارشات کی روشنی میں انشاء اللہ مربوط اور مکمل جامع پالیسی تیار کر کے منظوری ہونے کے بعد اس کے جتنے بھی by laws یا اس کی قانونی کارروائی ہو گی اس کو مکمل کرتے ہوئے اس پالیسی پر مضبوطی سے اور مفصّل طور پر عملدرآمد کروایا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا تفصیل سے جواب آگیا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے اس میں ایک بات add کرنا چاہوں گی کہ جو پالیسی مرتب ہو رہی ہے اور جو مسودہ تیار ہوا ہے کیا اس ایوان کے ممبران کی آراء اس میں شامل ہیں؟ اس ایوان کا ایک ایک ممبر پبلک کو face کرتا ہے وہ ان مسائل کو زیادہ بہتر جانتا ہے لہذا میری آپ سے یہ گزارش ہو گی کہ یہاں پر آج آپ بحث رکھنے کا کہہ رہے ہیں تو پرائیویٹ سکولوں کے issue پر بھی بحث کے لئے ایک دن رکھ لیں اور ان معزز ممبران کی طرف سے جو suggestions آتی ہیں ان کو بھی اگر اس کمیٹی میں discuss کر کے شامل کیا جائے تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ زیادہ بہتر ہو گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ بات بالکل valid ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح ہم باقی issues پر بحث رکھ رہے ہیں یہ بھی بہت اہم issue ہے اس پر بھی کوئی دن بحث کے لئے رکھ لیں تو یہ بہت مناسب ہو گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ ابھی ابتدائی مسودہ تیار ہوا ہے جب یہ کابینہ سے منظور ہو کر آئے گا تو اسی ایوان کی ایجوکیشن کمیٹی کے سپرد کیا جائے گا اور ان کی in put لینے کے بعد پھر ایوان میں آئے گا اور ہر ایک ممبر کا حق ہے کہ اس پر بحث کرے اور amendment بھی پیش کرے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! آپ کو کیا ہو گیا ہے؟

صوبہ میں سینئر سٹیزن کے لئے وزیراعلیٰ کی جانب سے دی جانے والی سہولیات جلدازجلد دینے کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ چونکہ وزیر خزانہ بھی تشریف فرما ہیں تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ 2013 میں وزیراعلیٰ میاں محمد شہباز شریف نے senior citizens کے حوالے سے بڑا interest لیا تھا۔ جو لوگ 60 سال سے اوپر ہو جاتے ہیں دنیا کے تمام مہذب ممالک میں ان کے لئے سہولیات میسر ہوتی ہیں۔ ہمارے ہاں بھی ریلوے والے 60 سال سے اوپر کے شہریوں کو کرائے میں economy class میں 50 فیصد rebate دیتے ہیں۔ 60 سال سے اوپر کے شہریوں کے لئے سارا home work ہو گیا جس کے بعد وہ معاملہ کابینہ کے پاس چلا گیا مگر 2013 سے وہ pending ہے۔ meanwhile یہ ہوا کہ صوبہ خیبر پختونخوا کے اندر اسی طرح کا Bill پیش ہوا جسے منظور کر لیا گیا ہے، سندھ اسمبلی میں یہ Bill lay ہو چکا ہے اور سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس چلا گیا ہے لہذا میں آپ کے توسط سے وزیر قانون و پارلیمانی امور میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن سے درخواست کروں گا کہ جہاں پر بھی senior citizens کا Bill پڑا ہوا ہے اُس کو فائلوں کے انبار میں سے نکال کر یہاں لے آئیں تاکہ پنجاب کے اس ایوان کا وقار بھی بلند ہو اور senior citizens بھی مستفید ہو سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، انہوں نے سن لیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جی، ٹھیک ہے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے میں مفاد عامہ سے متعلق درج ذیل قراردادیں ہیں۔ پہلی قرارداد چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے۔ جی، چودھری صاحب! اسے پیش کریں۔

نجی سکولوں کے مالکان کی جانب سے سکیورٹی کے نام پر فیسوں میں اضافے کو روکنے کا مطالبہ

چودھری عامر سلطان چیمہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ نجی سکولوں کے مالکان اور پرنسپل صاحبان کو سکیورٹی کی مد میں سکول کی فیسوں میں اضافے سے روکا جائے اور خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف قانون کے مطابق سخت کارروائی عمل میں لائی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ نجی سکولوں کے مالکان اور پرنسپل صاحبان کو سکیورٹی کی مد میں سکول کی فیسوں میں اضافے سے روکا جائے اور خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف قانون کے مطابق سخت کارروائی عمل میں لائی جائے۔"

جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اسے approve کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ نجی سکولوں کے مالکان اور پرنسپل صاحبان کو سکیورٹی کی مد میں سکول کی فیسوں میں اضافے سے روکا جائے اور خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف قانون کے مطابق سخت کارروائی عمل میں لائی جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: دوسری قرارداد ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

کچی آبادیوں میں پانچ مرلہ کے گھروں کو پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دینے کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ کچی آبادیوں میں واقع پانچ مرلہ تک کے گھروں کو پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ کچی آبادیوں میں واقع پانچ مرلہ تک کے گھروں کو پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے"

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس کو میں oppose کرتا ہوں کیونکہ اس ضمن میں عرض ہے کہ حکومت پنجاب نے زیر دفعہ 4(1) Punjab Urban Immovable Property Tax Act 1958 پانچ مرلہ کے رہائشی گھروں کو پراپرٹی ٹیکس کی ادائیگی سے ماسوائے category(A) کی آبادیوں میں واقع گھروں کے استثنیٰ دے رکھا ہے اور اس میں کچی آبادیوں میں واقع پانچ مرلہ تک کے رہائشی گھر بھی شامل ہیں۔ اس قرارداد کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ already مستثنیٰ ہیں اور صرف category(A) میں آنے والے پانچ مرلہ کے گھروں پر ٹیکس وصول کیا جا رہا ہے۔ ان کی قرارداد چونکہ کچی آبادیوں کے حوالے سے ہے تو کچی آبادیوں کو already ٹیکس سے exempt کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے یہ قرارداد اس لئے پیش کی ہے کہ عملی طور پر ایسا نہیں ہوتا کیونکہ محکمہ کچی آبادیوں میں بھی notices جاری کرتا ہے اور میری فائل میں بھی اس طرح کے notices موجود ہیں۔ بعد میں محکمے کا عملہ ان سے مک مکا کرتا ہے اور under hand کچھ نہ کچھ وصولی کر لیتا ہے۔ کچی آبادیوں میں بالعموم غریب لوگ رہتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ منظور کر بھی دیں گے جس طرح یہ فرما رہے ہیں کہ already ہمارے پاس اس کی provision موجود ہے تو جب یہ قرارداد منظور ہو جائے گی تو اس کے نتیجے میں مزید پکا کام ہو جائے گا اور اس ایوان کی طرف سے ایک اچھا message بھی جائے گا۔ وزیر قانون صاحب کو یہ قرارداد پاس کرنے دینا چاہئے تاکہ غریب آدمی جن کے ساتھ محکمہ زیادتی کرتا ہے وہ زیادتی رُک جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں دوبارہ معزز ممبر سے عرض کروں گا کہ already کچی آبادیاں exempt ہیں۔ اگر کچھ لوگوں کو notices آ رہے ہیں تو ان کے پرانے arrears ہیں جو ابھی تک چلے آ رہے ہیں۔ جب پانچ مرلہ اور اس سے چھوٹے گھروں پر ٹیکس کی چھوٹ دی گئی تھی تو اس سے پہلے ٹیکس لیا جاتا تھا اور بہت سارے لوگ جنہوں نے اس مد میں اپنا ٹیکس

جمع نہیں کروایا تھا شاید اس کے notices محکمے کے لوگ بھیج دیتے ہوں گے۔ اس وقت category(A) کے علاوہ ہماری تمام categories ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں اور کچی آبادیاں ویسے ہی category(D and E) میں آتی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اگر منسٹر صاحب ensure کرواتے ہیں کہ میں ان کو کوئی ثبوت لا کر دوں جس پر یہ کارروائی کرنے کی یقین دہانی کرواتے ہیں تو میں اس کو مزید press نہیں کرتا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اگر ڈاکٹر صاحب کے پاس کوئی proof ہے کہ کچی آبادیوں میں کسی کو ٹیکس کا notice بھیجا گیا ہے جس کا پانچ مرلے یا اس سے چھوٹا گھر ہے تو یہ ہمیں دیں ہم اس پر بالکل کارروائی کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس کو آپ withdraw کر لیجئے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب نے اس کو withdraw کر لیا ہے۔ تیسری قرارداد ڈاکٹر عالیہ آفتاب کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

ڈاکٹر عالیہ آفتاب: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے اس قرارداد میں ایک لفظ add کرنا چاہوں گی تاکہ قرارداد کی وضاحت ہو سکے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

چھ ماہ کی حاملہ خواتین کے لئے مخصوص بلڈ ٹیسٹ کو لازمی قرار دینا

ڈاکٹر عالیہ آفتاب: میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ چھ ماہ کی حاملہ خواتین کے لئے مخصوص بلڈ ٹیسٹ کو لازمی قرار دیا جائے"

میں نے اس میں لفظ "مخصوص" add کیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس میں آپ نے "مخصوص" کا لفظ add کیا ہے؟

ڈاکٹر عالیہ آفتاب: جی،اس میں یہ لکھا ہے کہ مخصوص بلڈ ٹیسٹ کو لازمی قرار دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں،اس لفظ کو add کیا جاتا ہے۔یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ چھ ماہ کی حاملہ خواتین کے لئے مخصوص بلڈ ٹیسٹ کو لازمی قرار دیا جائے"

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر!اس کو approve کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ چھ ماہ کی حاملہ خواتین کے لئے مخصوص بلڈ ٹیسٹ کو لازمی قرار دیا جائے"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: چوتھی قرارداد سردار وقاص حسن موکل صاحب کی ہے۔سردار صاحب!اسے پیش کریں۔

پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی کے ثمرات کو عوام تک پہنچانے کے لئے ضروری اقدامات کا مطالبہ

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر!میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں عالمی اور قومی سطح پر ہونے والی کمی کے ثمرات عوام تک پہنچانے کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں اور اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں فوری طور پر کمی کی جائے"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں عالمی اور قومی سطح پر ہونے والی کمی کے ثمرات عوام تک پہنچانے کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں اور اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں فوری طور پر کمی کی جائے"

جی،لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں اس قرارداد کو oppose کرتا ہوں کیونکہ already اس پر بہت زیادہ کام ہو رہا ہے جیسا کہ اس معزز ایوان کے تمام ممبران کو پتا ہے کہ منافع خوری کے رجحان کو روکنے کے لئے پہلی دفعہ مارکیٹ کمیٹی کی سطح پر اصلاحات کی گئی ہیں جن کے ذریعے تھوک اور پرچون کے نرخوں کے درمیان غیر فطری فرق کو ختم کیا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بازاروں میں نرخوں کے آویزاں ہونے اور مقرر کردہ قیمتوں پر عملدرآمد کے لئے مجسٹریٹ صاحبان شبانہ روز کوشاں ہیں۔ اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ نے جو کابینہ کمیٹی تشکیل دی ہے وہ پنجاب بھر میں ہنگامی دورے کر رہی ہے اور ان اقدامات کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔ قیمتوں کا جائزہ لینے کے لئے روزانہ کابینہ کمیٹی کی meetings بھی ہوتی ہیں۔ پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کے تعاون سے تھوک اور پرچون کی قیمتوں پر ہر روز جائزہ لیا جا رہا ہے جبکہ ٹال فری نمبر 080002345 کا اجراء بھی کیا گیا ہے جس کے ذریعے عوام کی شکایات پر ضلع کی انتظامیہ فوری سد باب کرنے کی پابند ہے۔ پنجاب بھر میں critical بازاروں کی نشاندہی کی گئی ہے جہاں پر اشیاء کو 100 فیصد کنٹرول ریٹ پر فروخت کیا جاتا ہے اور خلاف ورزی کی صورت میں روزانہ کی بنیاد پر جرمانے، ایف آئی آر کا اندراج اور گرفتاریاں عمل میں لائی جا رہی ہیں۔ اس کے علاوہ بھی بہت ساری details محکمے نے بھیجی ہیں مگر میں نے مختصراً بتایا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار صاحب! آپ کوئی بات کرنا چاہیں گے؟

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا قرارداد پیش کرنے کا بنیادی مقصد کچھ اور تھا جبکہ منسٹر صاحب نے جو جواب دیا ہے میں اس بات کو سمجھ سکتا ہوں کہ وہ صرف ایک جواب ہے لیکن on ground اس طرح نہیں ہو رہا۔ بس سٹینڈ کے آگے بینرز لگا دینا کہ گورنمنٹ کے نرخ کے مطابق آپ کو کرایہ دینا ہوگا لیکن اس کا یہ مطلب بالکل نہیں ہے کہ اصل میں قیمتوں میں جو کمی آئی ہے اس کا actual ثمر سفر کرنے والے بندے تک پہنچائے۔ اسی طرح منسٹر صاحب نے جو وضاحت کی ہے وہ منڈیوں اور grass roots level تک کی ہے لیکن اس چیز کا اثر ہر چیز پر پڑتا ہے بے شک transportation ہو، اشیائے خورد و نوش ہو اور چاہے بے شک آپ کہیں سے کپڑے بھی خریدنے جا رہے ہوں۔ میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ across the board uniformity آنی چاہئے۔ صرف اتوار بازار اور بس اڈوں پر کھڑے ہونے یا چھاپے مارنے سے مقصد حل نہیں ہوگا اور مقصد یہ ہے کہ آپ اس وقت بازار میں کچھ بھی خریدنے جائیں اس پر transportation cost کی مد میں کمی آنی چاہئے۔ میں ان سے اگر یہ

سوال کروں کہ کیا ایک لٹر ڈبے والا دودھ جو انٹرنیشنل کمپنیاں یا بہتر کمپنیاں دیتی ہیں، انہوں نے اپنی قیمتیں کتنی کم کی ہیں، میں ان سے پوچھتا ہوں کہ گھی اور کوکنگ آئل کی قیمتوں میں کتنی کمی آئی ہے، میں ان سے پوچھتا ہوں کہ اشیائے خورد و نوش جو بہتر سٹور پر ملتی ہیں جو package goods ہیں، ان کی قیمتوں میں کتنی کمی آئی ہے؟ کوئی ایک مثال مجھے بتا دیں کہ فلاں کمپنی نے بے شک وہ پرائیویٹ ہے، اگر وہ پرائیویٹ بھی ہے تو price کی distribution cost اگر کم ہو رہی ہے تو اس کا impact آتا ہے۔ صرف آلو اور ٹماٹر خریدنے سے اور کم قیمت ہونے سے حکومت کی ذمہ داری ختم نہیں ہوتی بلکہ ہر چیز کے اوپر ذمہ داری ہوتی ہے۔ آپ ادویات کی قیمتوں کو دیکھ لیں، میں صرف اس لئے مثال پیش کر رہا ہوں کہ تیل کی قیمتوں میں کمی ہونے سے 2/3 specific چیزوں کے علاوہ اور کسی چیز پر اثر نہیں پڑا لہذا اگر یہ قرارداد منظور ہو جائے گی تو پرائیویٹ کمپنیوں پر بھی اس کا impact آئے گا اور عوام کے لئے بھی بہتری آئے گی۔ کوئی میرے اکیلے خریدنے سے تو فائدہ نہیں ہو گا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ منسٹر صاحب اس کو reconsider کریں۔ یہ صرف اشیائے خورد و نوش یا ٹریفک کے کرایوں میں نہیں ہے بلکہ یہ ہر چیز پر apply کرتی ہے اس لئے اسے reconsider کریں اور اس قرارداد کو باقاعدہ accept کیا جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں بھی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ اس پر بات نہیں کر سکتے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! پہلے انہوں نے گڈز ٹرانسپورٹ کے حوالے سے بات کی تو گڈز ٹرانسپورٹ کے کرایوں میں یکم نومبر سے اب تک ڈیزل کی قیمتوں میں 25 فیصد کمی ہوئی ہے۔ جس طرح انہوں نے گھی کی بات کی ہے تو چونکہ سردار صاحب نے مارکیٹ سے قیمتیں چیک نہیں کیں اور ویسے محکمہ خوراک زیادہ بہتر جانتا ہے اور انہوں نے مجھے یہ جواب دیا ہوا ہے اور اگر ان کے منسٹر یہاں پر ہوتے تو وہ زیادہ بہتر طور پر بتا سکتے تھے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وہ بھی آ گئے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! وہ بھی آ ہی گئے ہیں جو کہ فوڈ کی Cabinet Committee کو بھی Head کرتے ہیں، گھی کی قیمتوں میں اب تک 20 روپے فی کلو کمی

آچکی ہے جب سے پٹرولیم مصنوعات کی قیمتیں نیچے آئی ہیں اور اسی طرح اور چیزوں کی قیمتوں میں بھی کمی آ رہی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس قرارداد کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں عالمی اور قومی سطح پر ہونے والی کمی کے ثمرات عوام تک پہنچانے کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں اور اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں فوری طور پر کمی کی جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: پانچویں قرارداد محترمہ کرن عمران صاحبہ کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

صوبہ کے تمام انڈسٹریل زون میں خاتون لیبر انسپکٹرز کی تعیناتی کا مطالبہ

محترمہ کرن عمران: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام انڈسٹریل زونز میں خواتین ورکرز کے حقوق کے تحفظ کے لئے خاتون لیبر انسپکٹرز تعینات کی جائیں۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام انڈسٹریل زونز میں خواتین ورکرز کے حقوق کے تحفظ کے لئے خاتون لیبر انسپکٹرز تعینات کی جائیں۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اسے منظور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام انڈسٹریل زونز میں خواتین ورکرز کے حقوق کے تحفظ کے لئے خاتون لیبر انسپکٹرز تعینات کی جائیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔ اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 27۔فروری 2015 دوپہر 2:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔